خطبہ نمبر

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ
الفضل
لندن

مدیر: ابو سعید

Online Edition

سوموار 06 ستمبر 2021ء | 28 محرم 1443 ہجری قمری | 06 تبوک 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:211

ارشادِ باری تعالیٰ

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۱۲۶﴾

(النحل:126)

ترجمہ: اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا رب ہی اسے جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہے سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اُمِرۡنَا اَنۡ نُّکَلِّمَ النَّاسَ عَلٰی قَدۡرِ عُقُوۡلِهِمۡ

ترجمہ: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں سے ان کے فہم و ادراک کے مطابق بات کیا کریں۔

(کنزالعمال حدیث نمبر 29282)

فرمان خلیفہ وقت

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو بات بیان فرمائی وہ حکمت کے ساتھ تبلیغ ہے۔ یہ حکمت کیا چیز ہے؟ حکمت کے بڑے وسیع معنیٰ ہیں اور کامیاب تبلیغ کے لئے ضروری ہے کہ ان معانی کا ہمیں علم ہو تا کہ اپنی تبلیغ میں ان باتوں کو ہم مدّنظر رکھیں۔ حکمت کے ایک معنیٰ علم کے ہیں۔ تبلیغ کرنے کے لئے علم بھی ہونا چاہئے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں ان کو تو بہانہ مل گیا کہ ہمارے پاس علم نہیں ہے اس لئے ہم تبلیغ نہیں کر سکتے۔ اس زمانے میں یہ بہانہ بھی کوئی بہانہ نہیں ہے۔ ہمیں علمی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسے دلائل سے لیس کر دیا ہے اور جماعتی لٹریچر میں اس علم کو مہیا کر دیا گیا ہے کہ معمولی سی کوشش بھی کافی حد تک علمی مضبوطی عطا کر دیتی ہے۔ پھر سوال و جواب کی صورت میں آڈیو ویڈیو مواد موجود ہے۔ پھر ویب سائٹس ہیں۔ بہت سے لوگ جب ان کو پیغام پہنچایا جائے تو ان میں سے بعض غیر کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس اس وقت لمبی بحث کا وقت نہیں ہے۔ انہیں پمفلٹ بھی دیئے جاسکتے ہیں اور ویب سائٹس کے پتے بھی دے دیں تو جو دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ بہت سارے ایسے ہیں جو دلچسپی رکھتے ہیں جس کا ان کے پاس فوری وقت نہیں ہوتا لیکن بعد میں معلومات لے لیتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے مجھے خود بتایا کہ انہوں نے اس طرح معلومات لیں۔ پس ایک تو پہلے اپنا علم بڑھانے کی ضرورت ہے تا کہ جن سے علمی گفتگو ہونی ہے ان سے اس طریق سے بات کی جائے جس کے معیار پر وہ پورا اترتے ہیں۔ دوسرے یہ پتا ہونا چاہئے کہ اس وقت ہمارے لٹریچر اور ویب سائٹ میں کہاں یہ علمی جواب اور مواد میسر ہے۔ مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں سے اور خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے والوں سے ان کی سوچ کے مطابق، ان کے خیالات کے مطابق، ان کے دلائل کے مطابق پھر ہمیں دلیلیں دینی ہوں گی۔

پھر حکمت کے معنیٰ یہ بھی ہیں کہ پختہ اور پکّی بات ہو۔ ایسی دلیل ہو جو خود مضبوط ہو، نہ کہ اس دلیل کو ثابت کرنے کے لئے ہمیں اَور دلیلیں دینی پڑیں اور پھر ان کو مزید ثابت کرنا پڑے۔ پس لمبی بحثوں میں پڑنے کی بجائے جائزہ لے کر، اعتراض دیکھ کر پھر ان کو ٹھوس دلیل سے رد کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور یہ بھی پھر شعبہ تبلیغ کا کام ہے کہ اپنے حالات کے مطابق ایسے اعتراض اور ان کے ردّ کی دلیلیں یکجا کر کے، ایک جگہ جمع کر کے پھر جماعتوں کو مہیا کریں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اعتراضوں کے ردّ کی علمی اور ٹھوس اور پختہ دلیلیں میسر ہوسکیں۔ پھر حکمت کا ایک مطلب عدل بھی ہے۔ اگر بحث ہو رہی ہے تو دوسروں پہ ایسے اعتراض نہیں کرنے چاہئیں جو الٹ کر ہم پر بھی پڑ سکتے ہیں۔

(خطبۂ جمعہ فرمودہ 08 ستمبر 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

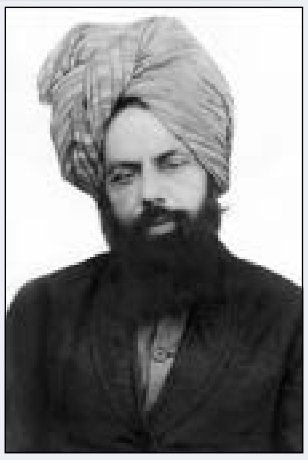

سخت زبان کے استعمال میں حکمت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

خدا جانتا ہے کہ کبھی ہم نے جواب کے وقت نرمی اور آہستگی کو ہاتھ سے نہیں دیا اور ہمیشہ نرم اور ملائم الفاظ سے کام لیا ہے۔ بجز اس صورت کے کہ بعض اوقات مخالفوں کی طرف سے نہایت سخت اور فتنہ انگیز تحریریں پا کر کسی قدر سختی مصلحت آمیز اس غرض سے ہم نے اختیار کی کہ تا قوم اس طرح سے اپنا معاوضہ پا کر وحشیانہ جوش کو دبائے رکھے۔ اور یہ سختی نہ کسی نفسانی جوش سے اور نہ کسی اشتعال سے بلکہ محض آیت وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ (النحل: 126) پر عمل کر کے ایک حکمت عملی کے طور پر استعمال میں لائی گئی۔ اور وہ بھی اس وقت کہ مخالفوں کی توہین اور تحقیر اور بدزبانی انتہا تک پہنچ گئی اور ہمارے سید و مولیٰ، سرورِ کائنات، فخرِ موجودات کی نسبت ایسے گندے اور پُرشر الفاظ ان لوگوں نے استعمال کئے کہ قریب تھا کہ ان سے نقص امن پیدا ہو تو اس وقت ہم نے اس حکمت عملی کو برتا۔

(البلاغ، (فریاد درد)، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 385)

ایک اور جگہ آپ فرماتے ہیں:

آیت جَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ کا یہ منشاء نہیں ہے کہ ہم اس قدر نرمی کریں کہ مداہنہ کر کے خلافِ واقعہ بات کی تصدیق کر لیں۔ کیا ہم ایسے شخص کو جو خدائی کا دعویٰ کرے اور ہمارے رسول کو پیشگوئی کے طور پر کذّاب قرار دے اور حضرت موسیٰ کا نام ڈاکو رکھے، راستباز کہہ سکتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا مجادلۂ حسنہ ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ منافقانہ سیرت اور بے ایمانی کا ایک شعبہ ہے۔

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 305 حاشیہ)

آپ کے قول اور فعل میں پوری مطابقت ہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

بہت سے مولوی اور علماء کہلا کر ممبروں پر چڑھ کر اپنے تئیں نائب الرسول اور وارث الانبیاء قرار دے کر وعظ کرتے پھرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تکبّر، غرور، بدکاریوں سے بچو۔ مگر جو اُن کے اپنے اعمال ہیں اور جو کرتوتیں وہ خود کرتے ہیں ان کا اندازہ اس سے کر لو کہ ان باتوں کا اثر تمہارے دلوں پر کہاں تک ہوتا ہے۔ اگر اس قسم کے لوگ عملی طاقت بھی رکھتے اور کہنے سے پہلے خود کرتے تو قرآن شریف میں لِمَ تَقُوۡلُوۡنَ مَا لَا تَفۡعَلُوۡنَ (الصّف: 3)۔ کہنے کی کیا ضرورت پڑتی؟ یہ آیت ہی بتلاتی ہے کہ دنیا میں کہہ کر خود نہ کرنے والے بھی موجود تھے اور ہیں اور ہوں گے۔

تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کر لو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر پذیر نہیں ہوتی۔ اسی سے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی صداقت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ جو کامیابی اور تاثیر فی القلوب آپ کے حصہ میں آئی اس کی کوئی نظیر بنی آدم کی تاریخ میں نہیں ملتی اور یہ سب اس لئے ہوا کہ آپ کے قول اور فعل میں پوری مطابقت تھی۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 67-68 ایڈیشن 1984ء مطبوعہ انگلستان)

اس شمارہ میں

- دربارِ خلافت
- اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق (منظوم)
- خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ
- خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

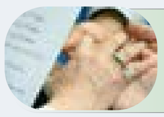

دربارِ خلافت

بیعت کی دوسری شرط

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر بیعت کی دوسری شرط ہے۔ ’’یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُن کا مغلوب نہیں ہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 159 اشتہار ’’تکمیل تبلیغ‘‘، اشتہار نمبر 51 مطبوعہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’سو اصل حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسان ان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو جو راست گوئی سے روک دیتے ہیں‘‘ (جو سچائی سے روکتے ہیں) ’’تب تک حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ اگر انسان صرف ایسی باتوں میں سچ بولے جن میں اس کا چنداں حرج نہیں (کوئی حرج نہیں) اور اپنی عزت یا مال یا جان کے نقصان کے وقت جھوٹ بول جائے اور سچ بولنے سے خاموش رہے تو اس کو دیوانوں اور بچوں پر کیا فوقیت ہے۔‘‘

فرمایا ’’دنیا میں ایسا کوئی بھی نہیں ہو گا کہ جو بغیر کسی تحریک کے خواہ نخواہ جھوٹ بولے۔ پس ایسا سچ جو کسی نقصان کے وقت چھوڑا جائے حقیقی اخلاق میں ہرگز داخل نہیں ہو گا۔ سچ کے بولنے کا بڑا بھاری محل اور موقع وہی ہے جس میں اپنی جان یا مال یا آبرو کا اندیشہ ہو۔ اس میں خدا کی تعلیم یہ ہے۔ کہ

فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَ اجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ (الحج: 31) ... وَ لَا یَاۡبَ الشُّہَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوۡا (البقرۃ: 283)...... وَلَا تَکۡتُمُوا الشَّہَادَۃَ ؕ وَ مَنۡ یَّکۡتُمۡہَا فَاِنَّہٗۤ اٰثِمٌ قَلۡبُہٗ (البقرۃ:284)...... وَاِذَا قُلۡتُمۡ فَاعۡدِلُوۡا وَلَوۡ کَانَ ذَا قُرۡبٰی (الانعام:153)...... قَوّٰمِیۡنَ بِالۡقِسۡطِ شُہَدَآءَ لِلّٰہِ وَ لَوۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ اَوِ الۡوَالِدَیۡنِ وَ الۡاَقۡرَبِیۡنَ (النساء: 136)...... وَ لَا یَجۡرِمَنَّکُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا (المائدۃ:9)...... وَ الصّٰدِقِیۡنَ وَ الصّٰدِقٰتِ (الاحزاب: 36)...... وَ تَوَاصَوۡا بِالۡحَقِّ ۬ۙ وَ تَوَاصَوۡا بِالصَّبۡرِ (العصر: 4)... لَا یَشۡہَدُوۡنَ الزُّوۡرَ (الفرقان: 73)

اس کے ترجمہ میں آپ فرماتے ہیں کہ: ’’بتوں کی پرستش اور جھوٹ بولنے سے پرہیز کرو۔ یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے۔ سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔ اور پھر فرمایا کہ جب تم سچی گواہی کے لئے بلائے جاؤ تو جانے سے انکار مت کرو۔ اور سچی گواہی کو مت چھپاؤ اور جو چھپائے گا اس کا دل گنہگار ہے۔ اور جب تم بولو تو وہی بات منہ پر لاؤ جو سراسر سچ اور عدالت کی بات ہے۔‘‘ (انصاف کی بات ہے) ’’اگرچہ تم اپنے کسی قریبی پر گواہی دو۔ حق اور انصاف پر قائم ہو جاؤ۔ اور چاہئے کہ ہر ایک گواہی تمہاری خدا کے لئے ہو۔ جھوٹ مت بولو۔ اگرچہ سچ بولنے سے تمہاری جانوں کو نقصان پہنچے۔ یا اس سے تمہارے ماں باپ کو ضرر پہنچے یا اور قریبیوں کو جیسے بیٹے وغیرہ کو۔ اور چاہئے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں سچی گواہی سے نہ روکے۔ سچے مرد اور سچی عورتیں بڑے بڑے اجر پائیں گے۔ ان کی عادت ہے کہ اَوروں کو بھی سچ کی نصیحت دیتے ہیں۔ اور جھوٹوں کی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 360-361)

(خطبہ جمعہ 23 / مارچ 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلّی کا بتایا ہم نے

آج ان نوروں کا اِک زور ہے اِس عاجز میں
دل کو ان نوروں کا ہر رنگ دلایا ہم نے

جب سے یہ نور ملا نور پیمبر سے ہمیں
ذات سے حق کی وجود اپنا ملایا ہم نے

مصطفٰےؐ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

مورد قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم
جب سے عشق اس کا تہِ دل میں بٹھایا ہم نے

زعم میں ان کے مسیحائی کا دعویٰ میرا
افترا ہے جسے از خود ہی بنایا ہم نے

کافر و ملحد و دجّال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غمِ ملّت میں رکھایا ہم نے

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری اُلفت سے ہے معمور مرا ہر ذرّہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 224 مطبوعہ 1893ء)

درثمین صفحہ 15-16

خلاصہ خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 03؍ستمبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یوکے

اے پیارے طالع! مَیں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً تم نے اپنے وقف اور عہد کے اعلیٰ ترین معیاروں کو حاصل کرلیا

کسی نے خواب بھی دیکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک جگہ کھڑے ہیں اور طالع دوڑتا ہوا جاکر آپؐ سے چمٹ جاتا ہے؛ آنحضرت ﷺ بھی اسے چمٹا کر کہتے ہیں کہ آؤ میرے بیٹے خوش آمدید۔

’ایک ہیرا تھا جو ہم سے جدا ہوگیا ہے‘، عزیزم سیّد طالع احمد شہید کے درخشندہ اوصاف کا تذکرہ

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 03؍ستمبر 2021ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی وژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔ جمعہ کی اذان دینے کی سعادت فیروز عالم صاحب کے حصے میں آئی۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گذشتہ دنوں ہمارے ایک بہت ہی پیارے بچّے اور واقفِ زندگی عزیزم سیّد طالع احمد ابن سیّد ہاشم اکبر کی گھانا میں شہادت ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 23اور 24اگست کی درمیانی شب ایم ٹی اے کی تین رکنی ٹیم غانا کے ناردرن ریجن میں ریکارڈنگ کرکے کماسی آرہی تھی کہ راستے میں سوا سات بجے کے قریب ڈاکوؤں کی فائرنگ سے عزیزم سیّد طالع احمد اور عمر فاروق صاحب زخمی ہوگئے۔

سیّد طالع احمد محترمہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ اور سیّد میر محمد احمد صاحب کے نواسے، حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے پڑنواسے اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کے پڑپوتے تھے۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ حضرت اماں جانؓ کے چھوٹے بھائی تھے اس لحاظ سے ان کا سلسلہ حضرت اماں جانؓ سے ملتا ہے اور پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی وجہ سے حضرت مسیح موعودؑ سے رشتہ قائم ہوتا ہے۔ مرحوم مرزا غلام قادر شہید کے داماد بھی تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی اور تحریکِ وقفِ نَو میں شامل تھے۔

آپ نے بائیومیڈیکل سائنس میں ڈگری حاصل کرنے کے بعد جرنلزم میں ماسٹرز کیا تھا۔ 2013ء میں زندگی وقف کی اور پھر مختلف دفاتر میں کام کرنے کے بعد 2016ء میں آپ کی ایم ٹی اے نیوز میں کُل وقتی تقرری ہوئی جہاں انہوں نے دستاویزی فلمیں بنائیں اور ہفتہ وار پروگرام This week with Huzur کی تو انہوں نے ہی طرح ڈالی تھی۔ اپنی مقامی جماعت اور پھر خدام الاحمدیہ کے تحت بھی خدمات کا موقع ملا۔

عزیزم طالع کو معیار کے مطابق اپنا کام ختم کرنے کا غیرمعمولی جوش تھا جس کے لیے وہ کسی خطرے کی پروا نہیں کرتے تھے۔ ان کے شہادت کے واقعے سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔ ٹمالے کے زونل مشنری کے مطابق انہیں رات کو سفر کرنے سے احتیاط کا مشورہ دیا گیا تھا تاہم انہوں نے وقت کی تنگی اور بہت سے کام کی وجہ سے یہی مناسب سمجھا۔ جماعتی املاک اور وقت کی اتنی قدر تھی کہ راستے میں بھی لیپ ٹاپ پر اپنا کام کررہے تھے کہ Mpaha جنکشن کے قریب ڈاکوؤں نے گاڑی پر فائرنگ کردی۔ آپ کی کمر پر گولی لگی اور بہت ساخون بہ گیا۔ پہلے پولی کلینک میں ان کی میڈیکل ٹریٹمنٹ ہوئی اور پھر ٹمالے ٹیچنگ ہسپتال جاتے ہوئے راستے میں واقعہ کے تقریباً ساڑھے چار گھنٹے کے بعد ان کی وفات ہوگئی۔

عمر فاروق صاحب کہتے ہیں کہ طالع کا سر میری ران پہ تھا اور وہ بار بار مجھ سے یہی پوچھتے تھے کہ کیا ہمارے اس واقعے کی حضورِ انور کو اطلاع ہوگئی ہے۔ خون ضائع ہوجانے اور حد درجہ تکلیف کے باوجود ہسپتال جاتے ہوئے انہوں نے اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ فائرنگ کے دوران مَیں نے لیپ ٹاپ اور دوسری قیمتی اشیا گاڑی کی پچھلی نشستوں کے نیچے دھکیل دی ہیں، وہاں محفوظ ہیں انہیں نکال لینا۔ اس قدر زخمی ہونے کے باوجود انہیں جماعتی اموال اور ریکارڈ کے محفوظ ہونے کی فکر تھی۔ عمر فاروق صاحب کہتے ہیں کہ راستے میں بار بار مجھے کہتے کہ

Tell Huzur that I love him and tell my family that I love them.

حضورِ انور نے فرمایا کہ ایک ہیرا تھا جو ہم سے جدا ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو خلافت کے وفاشعار اور دین کو مقدّم رکھنے والے عطا فرماتا رہے لیکن اس کا نقصان ایسا ہے جس نے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ وہ وقف کی روح کو سمجھنے والا اور اپنے عہد کو حقیقی رنگ میں نبھانے والا پیارا وجود تھا۔ اسے دیکھ کر مجھے حیرت ہوتی اور اب تک ہوتی ہے کہ اس دنیاوی ماحول میں پلنے والے بچے نے اپنے وقف کو سمجھا، اسے نبھایا اور پھر اسے انتہا تک پہنچا دیا۔ وہ بزرگوں کے واقعات کو پڑھتا تاکہ انہیں زندگی کا حصّہ بنائے۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا ایسا ادراک دین کا گہرا عِلم رکھنے والے بھی نہیں سمجھتے۔ شاید دو تین سال پہلے اس نے خلافت سے تعلق اور پیار کے اظہار پر مشتمل ایک نظم لکھی تھی۔ جو اس نے اپنے ایک دوست کو دی اور کہا کہ اپنے پاس رکھ لو اور کسی کو دکھانی نہیں ہے۔ اُس نظم کو شروع اس طرح کیا ہے کہ مَیں خلیفہ وقت سے سب سے زیادہ پیار کرتا ہوں اور ختم یوں کیا ہے کہ خلیفہ وقت سے مجھے جو پیار اور محبت ہے وہ انہیں کبھی پتا نہیں چلے گی۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ اے پیارے طالع! تمہارے ان آخری الفاظ سے پہلے بھی مجھے پتا تھا، تمہارے ہر عمل، ہر حرکت وسکون، تمہاری آنکھوں کی چمک اور چہرے کی ایک عجیب قسم کی رونق سے اُس محبت کا اظہار ہوتا تھا۔ مجھے شاید ہی کسی میں اس محبت کا اظہار نظر آتا ہو۔

اسے اپنے کام سے اگر لگاؤ تھا تو اس لیے تاکہ اس کے ذریعے اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کا دفاع کرسکے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی تدفین کے وقت میرے دائیں طرف آکر کھڑا ہوگیا۔ مَیں نہیں جانتا تھا کہ یہ کون کھڑا ہے۔ اس موقع پر اُس تیرہ سالہ لڑکے نے شاید یہ عہد کیا تھا کہ مَیں نے خلیفۂ وقت کا مددگار بننا ہے۔ اس نے تعلیم مکمل کی اور سالوں بعد اس عہد کو نبھایا اور خوب نبھایا اور شہید ہوکر بتا گیا کہ مَیں خلافت کا حقیقی مددگار ہوں۔

اے پیارے طالع! مَیں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً تم نے اپنے وقف اور عہد کے اعلیٰ ترین معیاروں کو حاصل کرلیا۔ وہ خلیفۂ وقت کے الفاظ پر عمل کی کس کس طرح کوشش کرتا تھا اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ مربیان سے بعض میٹنگز میں مَیں نے کہا تھا کہ مربیان کو ایک گھنٹے کے قریب تہجد پڑھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ عزیز طالع نے اس پر عمل کرنے کی کوشش شروع کردی۔

وہ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کا فرد ہونے کی حیثیت سے افرادِ خاندان کے لیے بھی وفا اور اخلاص کا ایک نمونہ قائم کرگیا ہے۔ وہ واقفینِ زندگی کے لیے بھی حیرت انگیز نمونہ تھا۔ اس نے مالی تنگی یا الاؤنس تھوڑا ہونے کا کبھی شکوہ نہیں کیا۔ وہ خدا سے یہی دعا کرتا کہ اے اللہ! مجھے تنگی نہ دینا۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ مَیں اس کی وفا کو تو کچھ حد تک جانتا تھا لیکن اس کی نیکی اور تقویٰ کے معیار بہت اونچے تھے۔

عامر سفیر صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ طالع بہت ساری صلاحیتوں کے مالک تھے۔ وہ کسی پراجیکٹ پر صفر سے کام شروع کرتے اور اسے قابلِ فخر چیز بنادیتے۔ قدوس عارف صاحب صدر خدام الاحمدیہ یوکے کہتے ہیں کہ میرا بچپن سے اس کے ساتھ تعلق تھا۔ اس نے حضرت ملک غلام فرید صاحب کی شارٹ کمنٹری اور فائیو والیم کمینٹری بڑی تفصیل سے پڑھی ہوئی تھی۔ اہلیہ سطوت صاحبہ کہتی ہیں کہ آنحضور ﷺ سے اس قدر محبت تھی کہ آپؐ کے ذکر پر بچوں کی طرح روتا تھا۔ بیٹے طلال کو آنحضور ﷺ کی کہانیاں سناتا تو ہچکیاں لے کر روتا۔ بیٹا کرسچن سکول میں پڑھتا تھا تو اسے سکول لے جاتے ہوئے سورۂ اخلاص دہرواتا جاتا تھا۔ کبھی یہ خیال آتا کہ خلیفۂ وقت کو کوئی بات ناپسند گزری ہے تو تہجد میں بلک بلک کر اللہ تعالیٰ سے معافیاں مانگا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ پر بڑا غیرمعمولی توکّل تھا اور خدا تعالیٰ اس کی ضروریات پوری کرتا تھا۔

شہید کے والد لکھتے ہیں کہ الحمد للہ! خدا تعالیٰ نے ہمارے بیٹے کو شہادت کے لیے چُن لیا۔ اس کی روح رسول اللہ ﷺ کی محبت میں چودہ سو سال قبل کے مکّے اور مدینے کی گلیوں میں پھرتی تھی اور اس کا جسم پیکرِ عشق تھا۔ شہید مرحوم کی والدہ کہتی ہیں کہ بیٹے کے انتقال کے بعد مجھے اس بات کا زیادہ احساس ہوا ہے کہ اسے آپ سے کس قدر محبت تھی۔ مرحوم کی ہمشیرہ ندرت صاحبہ کہتی ہیں کہ طالع کا دین کا عِلم بہت وسیع تھا، احادیث کا گہرا مطالعہ تھا۔ عربی زبان اور اس کی گرائمر میں گرفت پیدا کرنے کی کوشش کرتا۔ اس نے تمام ذہنی صلاحیتوں کو خدا کا قرب اور جماعت کی خدمت کے لیے استعمال کیا۔ طالع نے شہادت سے متعلق خواب بھی دیکھی تھی کہ اس نے خدّام الاحمدیہ کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور جھنڈا اٹھائے ہوئے جنت میں داخل ہورہا ہے اور ہر کوئی اسے اس کے سسر کے نام سے پکار رہا ہے کہ مرزا غلام قادر آگیا۔ ان کی چھوٹی بہن کہتی ہیں کہ بہترین رول ماڈل تھے۔ دفتر آتے جاتے ہمیشہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے درس القرآن سنتے رہتے۔ عابد وحید صاحب کہتے ہیں کہ اکثر مَیں نے دستاویزی فلموں کی تیاری کے دوران اسے اٹھارہ انیس گھنٹے کام کرتے دیکھا ہے۔ مرزا طلحہ احمد صاحب کہتے ہیں کہ طالع کو سکرپٹ رائیٹنگ اور story telling میں مہارت حاصل تھی۔ نسیم باجوہ صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے بطور مبلغ اسے طفل کے طور پر دیکھا وہ وقت کا پابند، سنجیدہ، ذہین، دینی معلومات کا شوق رکھنے والا، فرماں بردار، مہمان نواز، ذکر الٰہی، بڑوں کا احترام اور غوروفکر کرنے والا تھا۔ مربی سلسلہ نوشیروان رشید صاحب کہتے ہیں کہ مَیں نے طالع بھائی کو تین سال کے عرصے میں باقاعدگی سے جمعرات کا روزہ رکھتے دیکھا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ طالع شہید نے آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کی جسمانی اور روحانی آل ہونے کا حق ادا کردیا۔ وہ آنحضور ﷺ کی آل میں سے تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے محرّم کے مہینے میں قربانی کے لیے چُنا۔ امید ہے اللہ تعالیٰ نے اسے آنحضرت ﷺ کے قدموں میں جگہ دی ہوگی۔ کسی نے خواب بھی دیکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک جگہ کھڑے ہیں اور طالع دوڑتا ہوا جاکر آپؐ سے چمٹ جاتا ہے؛ آنحضرت ﷺ بھی اسے چمٹا کر کہتے ہیں کہ آؤ میرے بیٹے خوش آمدید۔

حضورِ انور نے نمازِ جنازہ حاضر ادا کیے جانے کا ارشاد فرماتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس کے بیوی بچوں کا حافظ و ناصر ہو، ماں باپ، بہن بھائیوں کو صبر اور حوصلہ دے۔ اس کے بہن بھائی اور اس کی اولاد اس کی نیکیوں کو جاری رکھنے والے ہوں۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل)

☆...☆...☆

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13؍اگست 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد ٹلفورڈ یو کے

میں تمام کارکنان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، مردوں کا بھی، عورتوں کا بھی کہ ان نامساعد حالات میں اور … موسم کی شدت … کے باوجود سب نے بے نفس ہو کر کام کیا ہے اور جلسہ کی ڈیوٹیوں کا حق ادا کر دیا ہے

امسال پہلی مرتبہ لائیو سٹریمنگ (Live streaming) کے ذریعے مختلف جماعتیں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ کر جلسے میں شامل ہوئیں

جلسہ سالانہ برطانیہ 2021ء کے بارے میں مختلف ممالک سے موصول ہونے والے اپنوں اور غیروں کے غیر معمولی جذبات و تاثرات نیز جلسہ کو سننے کے خوش کُن نتائج کا بیان

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۱﴾
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿۳﴾ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۴﴾ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ﴿۵﴾
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۶﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾

الحمد للہ گذشتہ جمعہ کو جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ ایک سال کے وقفہ کے بعد یا کہنا چاہیے دو سال کے بعد شروع ہو کر تین دن تک اپنے روحانی ماحول کے نظارے دکھاتا ہوا گذشتہ اتوار کو اختتام کو پہنچا۔ 2020ء میں تو کورونا کی وبا کی وجہ سے جلسہ نہیں ہو سکا تھا اور جلسہ کی انتظامیہ بھی یہ سمجھتی تھی کہ کیونکہ حالات کم وبیش وہی ہیں اس لیے اس سال بھی جلسہ نہیں ہو گا اور اس مفروضہ کی وجہ سے تیاری کی طرف بھی توجہ نہیں تھی جس کا میں نے گذشتہ خطبہ میں ذکر بھی کر دیا تھا لیکن بہرحال جب انہیں کہا گیا کہ جلسہ ان شاء اللہ تعالیٰ منعقد ہو گا تو انہوں نے تیاری شروع کر دی لیکن مجھے یہی لگتا تھا کہ پوری دلجمعی سے تیاری نہیں کر رہے۔ مجھے فکر تھی کہ انتظامیہ جب اس طرح relaxed ہے تو کارکنان بھی اس سوچ کے مالک نہ ہوں لیکن اللہ تعالیٰ سے یہ امید بھی تھی کہ وہ ان شاء اللہ جلسہ کے انتظامات بہتر کروا دے گا اور کام کرنے والے بھی مل جائیں گے۔ اس لیے مجھے ایک موقع پر انتظامیہ کو زیادہ زور سے، سختی سے یہ کہنا پڑا کہ اگر آپ لوگ اس طرح بے دلی سے کام کرتے رہے اور اس سوچ میں رہے کہ پتہ نہیں جلسہ ہوتا ہے کہ نہیں ہوتا اور ناامیدی زیادہ ظاہر ہو رہی ہو تو پھر مَیں نئی انتظامیہ مقرر کر دیتا ہوں۔ بہرحال میری اس بات نے انہیں ایک جھٹکا دیا اور تیزی سے کام شروع ہو گیا، گو لیٹ شروع ہوا۔ اور کارکنان جو تھے، جو ہمارے نچلی سطح پر کام کرنے والے رضا کار ہیں اصل تو وہی force ہے، وہی مَین پاور ہے، وہ تو لگتا تھا پہلے سے بے چین تھے۔ فوری طور پر جلسہ کے انتظام کے لیے بھی ہر طرف سے رضا کار آنے لگ گئے۔ جلسہ کے دوران ڈیوٹی والوں کی بھی لائنیں لگ گئیں۔ اب یہ مشکل تھا۔ کہ کیونکہ یہ جلسہ چھوٹے پیمانے پر ہونا ہے اس لیے کارکنان کی سلیکشن کس طرح کی جائے۔ بہرحال اس کے لیے مردوں نے بھی اور لجنہ نے بھی کارکنان چنے۔ لجنہ نے تو شاید ڈیوٹیاں دینے کے لیے پانچواں حصہ لیا اور مردوں نے شاید اپنے کارکنان کا تیسرا حصہ کم کر دیا۔ جو اس کام کے لیے نہیں لیے گئے وہ مایوس بھی ہوئے کہ انہیں خدمت کا موقع نہیں ملا۔ تو یہاں سب سے پہلے تو میں ان تمام مردوں، عورتوں، لڑکوں، لڑکیوں اور بچوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں، کیونکہ بچوں کی بھی ڈیوٹیاں لگتی تھیں، کہ اللہ تعالیٰ نیتوں کا اجر دیتا ہے۔ آپ کی نیت جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کرنے کی تھی وہ پوری ہو گئی اور گو بوجوہ آپ کو موقع نہیں مل سکا لیکن اللہ تعالیٰ آپ کی نیت کی وجہ سے آپ کو اجر سے محروم نہیں کرے گا۔ بہرحال یہ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو اس خدمت کے جذبہ کا بہترین اجر عطا فرمائے۔

دوسرے جیسا کہ میرا طریق ہے کہ جلسہ کے بعد کے جمعہ میں کارکنان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جو مختلف شعبہ جات میں کام کر رہے تھے یا کر رہے ہوتے ہیں۔ لوگ بھی مجھے لکھ رہے ہیں اور دنیا سے لکھنے والے بھی ان رضا کاروں کا شکریہ ادا کر رہے ہیں جن کی جہاں بھی ڈیوٹی تھی انہوں نے وہاں اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کی۔ بارش کی وجہ سے ایک وقت میں پارکنگ سے کاریں نکالنا بھی ایک بڑا مسئلہ ہو گیا تھا۔ وہاں رضا کاروں نے غیر معمولی کام کیا ہے اور عملاً کاریں اٹھا کر ہی کیچڑ میں سے باہر رکھی ہیں اور اس میں ان کے ساتھ بعض دفعہ دوسرے شعبوں کے کارکنان بھی جو فارغ ہوتے تھے شامل ہو جاتے تھے۔ بعض نے مجھے لکھا کہ ہم شامل ہوتے رہے۔ بہرحال پھر بعد میں اس پارکنگ کی صورت حال دیکھ کے دوسری جگہ پارکنگ کا انتظام ہو گیا تھا لیکن بہرحال پہلے اور دوسرے دن یا دوسرے دن کچھ وقت کے لیے جو کاریں وہاں آئی تھیں ان کو وہاں سے نکالنا بڑا مشکل تھا اور اس مشکل کو کیمرے کی آنکھ نے دیکھ لیا اور ایم ٹی اے نے دنیا کو دکھا بھی دیا جس سے دنیا کے مختلف ممالک میں اپنے اور غیر جو یہ نظارے دیکھ رہے تھے انہوں نے بڑی حیرت کا اظہار کیا ہے بلکہ غیر از جماعت اور غیر مسلموں نے تو اس نظارے کو دیکھ کر کہا کہ آج کی دنیا میں یہ نظارہ ناقابل یقین ہے۔ کوئی افسر ہے یا مزدور، سب کاروں کو کیچڑ سے نکالنے کے لیے خود کیچڑ میں لت پت ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جنّوں کی طرح کام کرتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں۔

پھر اسی طرح دوسرے شعبہ جات ہیں، صفائی کا شعبہ ہے، کھانا کھلانے کا ہے، کھانا پکانے، روٹی پکانے کا ہے۔ پھر سب سے اہم شروع میں جلسہ کے انتظامات کا، مارکیاں لگانے کا؛ دوسرے ٹریک وغیرہ بچھانے کا جو کام تھا یا جلسہ کا جو پورا انتظام تھا اس کو کرنے کا جو ابتدائی کام تھا اس کے لیے رضا کار مستقل کئی ہفتے آتے رہے۔ پھر اب وائنڈ اپ کے لیے بھی کئی دن دے رہے ہیں۔ تو اس طرح جو مختلف شعبہ جات ہیں ان سب کے کام دیکھ کر دنیا جو ایم ٹی اے اور لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ سے جلسہ دیکھ رہی تھی وہ بہت متاثر ہوئی ہے۔ آنے والے مہمان بھی شکرانے کے جذبات لیے ہوئے تھے اور ایم ٹی اے نے دنیا کو جو نظارے دکھلائے اور پروگرام دکھانے کے لیے مختلف نظارے دکھانے کے لیے جو مختلف پروگرام بنائے اور بڑی محنت کی ہے، اس کا بھی ایم ٹی اے نے حق ادا کر دیا ہے اور نہ صرف جلسہ دنیا کو دکھایا بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں اجتماعی طور پر جلسہ کی کارروائی دیکھنے والوں کو ہمیں جلسہ گاہ میں دکھا دیا اور تمام دنیا کو بھی دکھا دیا۔ تو جلسہ کی یہ کارروائی جو کارکنوں کے ابتدائی کام سے لے کر دورانِ جلسہ کام کرنے والے، پھر جلسہ گاہ کے اندر جو علمی اور تربیتی پروگرام، تقاریر وغیرہ تھیں ان کو دکھانا یہ ایم ٹی اے نے ایسے ذریعہ سے دکھایا کہ تمام دنیا کے لوگ، دیکھنے والے احمدی اور غیر بھی حیرت زدہ بھی ہیں اور شکرگزار بھی ہیں کہ ہمیں یہ نظارے دیکھنے کو ملے۔ یہ ایک عجیب بین الاقوامی گھر کا نقشہ کھینچ دیا تھا۔

پس میں تمام کارکنان کا، مردوں کا بھی، عورتوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان نامساعد حالات میں اور ایک لحاظ سے ان کے لیے تو ہنگامی فیصلہ ہوا ہے اور پھر موسم کی شدت۔ ان سب کے باوجود سب نے بے نفس ہو کر کام کیا ہے اور جلسہ کی ڈیوٹیوں کا حق ادا کر دیا ہے اور دنیا میں اس جلسہ کو دیکھنے والوں کی طرف سے بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت سارے خطوط شکریہ کے مجھے آ رہے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ کارکنان کا شکریہ ادا کر کے آج پھر اپنے معمول کے خطبہ کا جو مضمون ہے وہی بیان کروں گا لیکن دنیا کے مختلف ممالک سے جلسہ کے تأثرات اور اس کے سننے کے بعد خوش کن نتائج، اپنوں اور غیروں کے غیر معمولی جذبات کے اظہار کی اتنی بڑی تعداد میں رپورٹس آ رہی ہیں، خطوط آ رہے ہیں تو میں نے سوچا کہ اس سال بھی ہمیشہ کی طرح ان تأثرات اور فضلوں کا ذکر آج کے خطبہ میں کر دوں۔ تمام تو بیان کرنے ممکن نہیں۔ کچھ نمونے میں نے لیے ہیں۔

اس سال کے منفرد انتظام کے ساتھ ہونے والے جلسہ نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ایسے دروازے کھولے ہیں جس سے پھر انسان اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرتے ہوئے اس کے آگے جھکتا چلا جاتا ہے۔ ان تمام حالات کے باوجود کیسے کیسے فضل اللہ تعالیٰ جماعت پر فرما رہا ہے۔ ایک کمی کا اظہار عموماً لوگوں نے کیا ہے کہ اس سال عالمی بیعت نہیں ہوئی جس کا انہیں بڑا انتظار تھا۔ ان حالات میں تو بہرحال یہ مشکل بھی تھا کہ بیعت کی جاتی، مجبوری تھی۔

اب میں مختصراً کچھ رپورٹس اور کچھ تأثرات بیان کرتا ہوں۔ اس سال پہلی مرتبہ جماعتیں لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ سے جلسہ میں شامل ہوئیں یعنی اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ کر جلسہ سن رہی تھیں اور یہاں جلسہ گاہ میں بھی سکرین پر لوگ نظر آ رہے تھے۔ یو کے میں پانچ مقامات پر اجتماعی طور پر یہ انتظام تھا اور بعض دوسرے ممالک

میں کئی گھنٹوں کے وقت کے فرق کے باوجود بھی وہاں بیٹھے اجتماعی طور پر جلسہ سن رہے تھے جن میں آسٹریلیا ہے، انڈونیشیا ہے، گوئٹے مالا ہے، بنگلہ دیش وغیرہ شامل ہیں۔ یوکے کے علاوہ بائیس ممالک میں سینتیس مقامات پر لائیوسٹریمنگ کے ذریعہ سے احباب جلسہ سالانہ میں شامل ہوئے تھے اور عورتوں کی طرف سے بھی اس دفعہ لائیوسٹریمنگ کا جو پہلی دفعہ انتظام ہوا تھا اس کی وجہ سے عورتوں نے بھی مختلف ممالک سے بڑی خوشی کا اظہار کیا ہے اور ایک اندازے کے مطابق جو عورتوں کا سیشن تھا، ان کی تقریریں تھیں، عورتوں کے اس پروگرام کو بھی تیس پینتیس ہزار کے قریب عورتوں نے دیکھا اور سنا۔ ان شامل ہونے والے ممالک میں امریکہ ہے، کینیڈا ہے، گوئٹے مالا، کہیں دو جگہ، کہیں تین جگہ، کہیں چار جگہ مختلف سینٹرز بنے ہوئے تھے۔ گیانا ہے، آسٹریلیا، انڈونیشیا، بنگلہ دیش، ماریشس، کبابیر، انڈیا، برکینا فاسو، گھانا، نائیجیریا، گیمبیا، تنزانیہ، فرانس، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، سویڈن، بیلجیم، فن لینڈ، ہالینڈ وغیرہ شامل ہیں۔

نائیجر میں ایک غیر احمدی دوست عیسیٰ صاحب جلسہ کے دوران تینوں دنوں میں میرے جو خطابات تھے ان کو سننے کے لیے مشن ہاؤس میں آتے رہے۔ کہتے ہیں کہ اس سے قبل میں نے سن رکھا تھا کہ جماعت احمدیہ اسلام کے خلاف ہے اور انہوں نے مسجد میں ٹی وی رکھا ہوا ہے جو کہ جائز نہیں لیکن جلسہ کے دیکھنے کے بعد معلوم ہوا کہ اگر سب مسلم دنیا ایسی ہو جائے جیسے احمدیت اتحاد سے رہتی ہے اور اسلام کا پیغام پہنچا رہی ہے تو مسلمان اتنے مضبوط ہو جائیں کہ دنیا کی کوئی طاقت اسلام کے خلاف نہ بول سکے۔ جماعت احمدیہ میں جو اتحاد اور یگانگت ہے وہ میں نے جلسہ میں دیکھی ہے جو میری نظر میں سچائی کی ایک دلیل ہے۔

پھر زیمبیا سے احمدی احباب اور نومبائعین کے علاوہ بعض غیر از جماعت نے بھی جلسہ دیکھا۔ وہاں ایک جگہ پینتیس غیر از جماعت لوگ جمع تھے۔ ایک عیسائی ٹیچر نے جلسہ کی کارروائی سن کر، دیکھ کر یہ تبصرہ کیا کہ آج میں جلسہ کی کارروائی سن کر بہت محظوظ ہوا ہوں۔ مجھے اسلامی تعلیمات کا علم ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ میری عقل و فہم کے مطابق اب مجھے پتہ لگا کہ اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں جو ضرورت مندوں کی مدد کرے۔ مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔

پھر گیبون کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ غیر مسلم پولیس افسر اپنی اہلیہ کے ساتھ جلسہ کی کارروائی سننے کے لیے مشن ہاؤس آئے۔ اس سے پہلے وہ جماعت میں زیادہ دلچسپی نہیں لیتے تھے لیکن جلسہ پر ایک لبنانی نومبائع کے قبول احمدیت کا واقعہ سنا تو پوچھنے لگے کہ جلسہ کے بعد میں کس طرح ایم ٹی اے دیکھ سکتا ہوں؟ اس پر ان کو بتایا گیا کہ یوٹیوب کے ذریعہ بھی ایم ٹی اے دیکھ سکتے ہیں تو انہوں نے اسی وقت اپنے موبائل پر یوٹیوب نکال کر ایم ٹی اے فرنچ چینل نکالا اور جلسہ دیکھنے لگ گئے۔ کہنے لگے کہ اب میں اس چینل پر جماعت احمدیہ کے بارے میں مزید سیکھوں گا۔

نائیجیریا سے ایک غیر از جماعت دوست نے جلسہ کی کارروائی سننے کے بعد کہا کہ اس جلسہ کی کارروائی سے مجھے یقین آ گیا ہے کہ اگر دنیا میں کوئی سچا فرقہ ہے تو وہ احمدیہ جماعت ہی ہے۔ میں جلد اس میں شامل ہو جاؤں گا۔ ایک غیر از جماعت دوست نے جلسہ کے حوالے سے تاثرات میں کہا یقیناً یہ جماعت سچوں کی جماعت ہے یہ ایمان والوں کی جماعت ہے۔ میں نے دیکھا کہ شدید بارش میں بھی رضا کار اپنے کاموں میں مگن تھے اور مہمانوں کے لیے آسانیاں پیدا کر رہے تھے۔ اور پھر اسی طرح میرے خواتین کے خطاب سے کہتے ہیں بڑا متاثر ہوا۔

جاپان کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ہیروشیما سے تعلق رکھنے والے ایک غیر از جماعت جاپانی دوست مشیما اوسامو (Macshima Osamu) صاحب۔ جب مَیں جاپان گیا تو ہیروشیما بھی گیا ہوں تو یہ وہاں تھے اور انہوں نے میز بانی کی تھی۔ 2017ء کی پیس کانفرنس میں بھی شامل ہو چکے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں بھی جلسہ دیکھ رہا ہوں۔ کہتے ہیں آج 6/ اگست کا خطبہ بھی سنا۔ اس پر مجھے جاپان کے لیے جماعت کی خدمات یاد آ گئیں کہ کس طرح جماعت کے دوسرے خلیفہ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جمعہ کے دن ہی 10/ اگست 1945ء کو ہیروشیما کی ایٹمی تباہی کے بارے میں آواز بلند کی تھی۔ یہ آواز ہیروشیما کے حق میں بلند ہونے والی پہلی آوازوں میں سے تھی۔ اس کے بعد موجودہ خلیفہ کا دورہ ہیروشیما ہوا اور اس موقع پر امن و سلامتی کا پیغام بھی میرے لیے بہت خاص معنی رکھتا ہے۔ آج ہیروشیما کے دن کے موقع پر ایم ٹی اے دیکھتے ہوئے ایک تو میری یہ خواہش ہے کہ ایم ٹی اے افریقہ کی طرح ایم ٹی اے جاپان بھی جلد قائم ہو اور دوسرا جلسہ کا ماحول اور دنیا بھر سے لوگوں کا اجتماع دیکھ کر میرے دل میں روز بروز یہ احساس اجاگر ہوتا ہے کہ دنیا کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے کے لیے اور دنیا میں امن و سلامتی کے قیام کے لیے جماعت احمدیہ کا کردار کتنا اہم ہے۔

لوساکا (زیمبیا) سے ایک غیر از جماعت استاد ہیں۔ وہ کہتے ہیں: آج ہم نے آپ کے خلیفہ سے ایک بات سیکھی ہے کہ اسلام میں عورت کو آزادیٔ رائے کا پورا حق حاصل ہے اور اسلام عورت کو شادی کے سلسلہ میں اپنی پسند کا ہم سفر چننے کا حق دیتا ہے مگر بعض معاشروں میں زبردستی کی شادیاں کروادی جاتی ہیں اور انسانی حقوق کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ پھر یہ کہا کہ صرف اسلام واحد مذہب ہے جس نے عورت کے حقوق پر زور دیا ہے۔ کہتے ہیں جہاں اسلام مرد کو ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دیتا ہے وہاں مرد کو بھی یہ تاکید کی گئی ہے کہ انصاف کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ اگر انصاف نہیں کر سکتے تو پھر ایک پر ہی اکتفا کرو۔ یہ بہت خوبصورت اسلامی تعلیم ہے اور احمدیت ہی اس کی علمبردار ہے۔

پھر نائیجر کے ریجن تیساوا سے غیر احمدی دوست ممن غالی صاحب کہتے ہیں میرا یہ پہلا موقع تھا اور بڑا متاثر ہوا ہوں۔ یہ مثال اگر باقی مسلمان فرقے بھی پکڑ لیں تو یقیناً دنیا میں مسلمان ترقیات کی منازل طے کر لیں۔

پھر نائیجر سے ایک غیر احمدی انجنیئر اسامہ صاحب ہیں۔ کہتے ہیں سب سے زیادہ اس بات نے متاثر کیا کہ اتنے سارے ملکوں کی نمائندگی اور مختلف افراد لسانی و ثقافتی تفریق کے باوجود جس اطاعت کا مظاہرہ کر رہے تھے اور کورونا جیسی مہلک بیماری کے باوجود اتنا perfect انتظام قابل دید تھا۔

نائیجر کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک غیر احمدی مہمان مریم صاحبہ کہتی ہیں کہ آج امام جماعت احمدیہ کا خطبہ سن کر مجھے عورتوں کے حقوق اور عورتوں کی ذمہ داریاں دونوں کا حقیقی ادراک ہوا ہے ورنہ یہاں افریقہ میں تو اکثر عورتیں جتنی بری زندگی گزار رہی ہیں اس کا تصور بھی ترقی یافتہ ممالک میں مشکل ہے۔ آپ لوگوں کا فعل آپ کے قول سے مطابقت رکھتا ہے۔ کہتی ہیں کہ اگر احمدیوں کا فعل ان کے قول سے مطابقت رکھتا ہے تو آپ لوگوں سے بہتر میں نے کوئی نہیں دیکھا۔ پس یہ صرف تقریر کے لیے نہیں ہے بلکہ ہر احمدی کو اپنے گھروں میں اس تعلیم کے نمونے بھی دکھانے ہوں گے تا کہ اسلام کی اس حقیقی تعلیم کا لوگوں پر جو اثر ہوا ہے وہ قائم بھی ہو۔

نائیجر کے ایک غیر احمدی دوست فرید موسیٰ نے بھی عورتوں کے خطاب کی تعریف کی ہے۔ پھر ایک غیر احمدی خاتون مریم الیاس صاحبہ نے بتایا کہ عورت کے حقوق کے بارے میں جو باتیں امام جماعت احمدیہ نے بتائی ہیں یہ اسلام کی حقیقی تعلیمات جان کے مجھے اپنے عورت ہونے پر فخر ہوا ہے۔ کاش! اس بات کو سب لوگ سمجھ لیں تو دنیا ہی جنت بن جائے۔

نائیجر سے ایک غیر احمدی خاتون نفیسہ آدمو کہتی ہیں: پہلی بار میں نے امام جماعت احمدیہ کا خطاب سنا اور مجھ پر یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ جو عزت و احترام سیدنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو دیا ہے آج اگر دنیا میں اسے کوئی پورا کر رہا ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ پس دوبارہ میں یہی کہوں گا کہ ہر احمدی مرد کے لیے بڑے سوچنے کا مقام ہے کہ اپنے رویے اپنے گھروں میں بھی ٹھیک رکھیں۔ دنیا کو دھوکا نہ دیں۔

امیر صاحب نائیجر لکھتے ہیں کہ ایک غیر احمدی دوست الحاج حسین پیشہ کے لحاظ سے بزنس مین ہیں۔ کافی مصروف ہوتے ہیں لیکن جب انہیں جلسہ کی دعوت دی گئی تو انہوں نے دعوت قبول کی۔ جلسہ کے بعد موصوف نے بتایا کہ میں رسمی طور پر آپ کے جلسہ میں آیا تھا کہ کوئی دنیاوی میلہ ہو گا لیکن جب میں نے جلسہ سننا شروع کیا تو مَیں نے ارادہ کر لیا کہ تینوں دن باقاعدگی سے آؤں گا۔ سب سے زیادہ مجھے جس بات نے متاثر کیا وہ جلسہ کا ماحول تھا۔ رضا کاران کو کام کرتے دیکھ کر لگا کہ ان کے دل میں ایک جذبہ ہے جو انہیں ہمت دے رہا ہے ورنہ یہ دنیاوی آدمی کے بس کی بات نہیں۔

گنی کناکری کے مبلغ انچارج کہتے ہیں کہ کنڈیا ریجن کے لوکل مشنری کہتے ہیں: علاقے کے میئر کو دعوت دی تھی اس نے کہا میں تو بیمار ہوں لیکن میرا بیٹا آ جائے گا۔ وہ جب آیا اس وقت میرا عورتوں میں لجنہ کا خطاب شروع ہونے والا تھا۔ بجلی کی وہاں بڑی کمی رہتی ہے۔ بارشوں کا آجکل موسم ہے اور اگر بجلی چلی جائے تو پھر گھنٹوں بجلی نہیں آتی۔ کہتے ہیں جب پروگرام شروع ہونے لگا تو بجلی بند ہو گئی اور مہمان بھی آ گئے۔ جنریٹر بھی کوئی نہیں تھا۔ مشنری نے کہا ہم نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ جماعت کی سچائی کے لیے آج تُو معجزہ دکھا دے اور بجلی بحال کر دے۔ کہتے ہیں ہم نے دردِ دل سے دعا کی اور ابھی خطاب کے لیے میں ڈائس پر نہیں آیا تھا کہ بجلی آ گئی اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہم عاجز غلامانِ مسیح الزمان کی دعا کو سنا اور مسیح موعود اور اسلام کی سچائی کے لیے نشان دکھایا جس کا ہمارے مہمان کے دل پر بڑا اثر ہوا اور حیرت والی بات یہ ہے کہ جیسے ہی خطاب ختم ہوا بجلی پھر بند ہو گئی۔ اس نے بھی یہی کہا کہ میں نے اتنے جامع خطاب کبھی نہیں سنے اور جو کچھ بھی جماعت کے بارے میں مسلمانوں نے مشہور کر رکھا ہے سب غلط ہے۔

کیمرون سے وہاں کے معلم کہتے ہیں کہ کیمرون کے شمالی علاقے کے شہر مروا (Maroua) کے قریب ایک گاؤں کے چیف الحاجی عثمان جو غیر احمدی ہیں انہوں نے جلسہ کی کارروائی ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ دیکھی تو کہنے لگے ہم بچپن سے سنتے آ رہے تھے کہ جب امام مہدی آئیں گے تو پوری دنیا اس کو دیکھ لے گی۔

آج جلسہ کی کارروائی دیکھ کر یقین آیا کہ یہ جماعت واقعی امام مہدی کی جماعت ہے جس کو ساری دنیا اس وقت دیکھ رہی ہے۔ کئی ممالک کے لوگ بھی اپنے ملکوں سے ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ میں شامل تھے اور امام جماعت احمدیہ کو دیکھ اور سن رہے تھے۔ آج میں نے خدا کے نبی کی بات پوری ہوتے دیکھی۔

امیر صاحب مالی جلسہ کے ذریعہ بیعتوں کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ کیتا شہر کے ایک استاد عمر باری صاحب نے فون کر کے بتایا کہ گو کہ میں احمدی نہیں ہوں لیکن پھر بھی نہ صرف میں نے بلکہ گھر کے تمام افراد نے بڑی دلجمعی سے جلسہ کی کارروائی سنی اور خاص طور پر جب خلیفہ وقت کی باتوں کے دوران مختلف نعرے بلند ہوتے تو ہم گھر کے تمام افراد پُر جوش ہو جاتے تھے اور ہم بھی نعرے دہراتے تھے۔ عمر باری صاحب نے کہا کہ ان شاء اللہ وہ جلد احمدیہ مشن آ کر اپنی فیملی سمیت جماعت احمدیہ میں شمولیت حاصل کریں گے۔

مبلغ انچارج کیمرون کہتے ہیں کیمرون سے چیف امام ڈوالا (Douala) فاروق صاحب نے بتایا کہ میں نے ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ سے جلسہ کی تقاریر سنیں۔ جو لوگ جماعت کو کافر کہتے ہیں اور دہشت گرد تنظیم کہتے ہیں ان کا جواب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم والی آیت ہے جو بڑے الفاظ میں سٹیج کی دیوار پر لکھی تھی۔ اب ان شاء اللہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعت کے متعلق کافی غلط فہمیاں دور ہوں گی۔

امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں اُرو شا ریجن سے ایک غیر از جماعت خاتون جابو (Jabu) صاحبہ نے بتایا کہ یہ پہلا موقع تھا کہ میں نے جلسہ سالانہ دیکھا ہے۔ اتنا پُرسکون اجتماع میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا۔ عام طور پر جلسوں میں لوگ شور مچاتے اور لوگوں کے بہلانے کے لیے طرح طرح کے مضحکہ خیز پروگرام کرتے ہیں لیکن اس جلسہ میں ایسا کچھ نہیں تھا بلکہ ہر پروگرام میں اسلام کی حقیقی تعلیم کے بارے میں بتایا جاتا تھا۔ بلا شبہ احمدیوں کی اپنے خلیفہ سے محبت کی مثال دنیا میں نہیں مل سکتی۔

پھر کیمرون کے شہر مروا (Maroua) کے ایک لوکل چیف یہ کارروائی دیکھ کر کہتے ہیں یہ جماعت کا کمال ہے کہ اتنی زیادہ زبانوں میں جلسہ سالانہ کی کارروائی کا ترجمہ ہو رہا ہے اور لوگ اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔ میں نے جلسہ سے استفادہ کیا اور میرا علم بڑھا ہے۔ ایم ٹی اے ایک برکت ہے۔ میں اب کیبل کنکشن لگواؤں گا اور اپنے گھر میں بیٹھ کر ایم ٹی اے سے استفادہ کروں گا اور اپنا علم بڑھاؤں گا۔ اب غیر بھی ایم ٹی اے سے متاثر ہیں اور جو دینی مائدہ سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں وہ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور یہی ایک ترقی کا راز ہے۔ اگر روحانی لحاظ سے ترقی کرنی ہے تو احمدیوں کو بھی چاہیے کہ ایم ٹی اے کی طرف زیادہ توجہ دیں۔

مبلغ انچارج گیبون (Gabon) لکھتے ہیں۔ ایک نومبائع احمدی نے کہا کہ حقیقت میں یہ ساری دنیا کا جلسہ ہے جس میں ہم بھی شامل ہیں اور دیگر بے شمار ملکوں سے بھی لوگ شامل ہیں۔ یہ چیز بھی ہمارے ایمانوں کو مضبوط کر رہی ہے۔ وقت کے فرق کے باوجود ساری دنیا میں لوگ جلسے میں بیٹھے ہیں۔ یہ نظارہ صرف احمدیت ہی پیش کر سکتی ہے۔ دوسرے مسلمانوں کے لیے تو یہ ممکن نہیں ہے۔

زیمبیا کے مشرقی صوبہ کے شہر لوسانگازی (Lusangazi) کے نومبائع علی صاحب ہیں۔ اپنے علاقے کے ہیڈ مین بھی ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم عیسائیت سے احمدیت میں آئے ہیں اور ہمارے گاؤں میں احمدیت کا باقاعدہ قیام فروری 2021ء میں ہوا۔ اس کے بعد متعدد بار غیر احمدی علماء ہمارے علاقے میں آئے اور ہمارے دلوں میں احمدیت کے خلاف مختلف قسم کے شکوک وشبہات ڈالنے کی کوشش کرتے رہے۔ جب تک عیسائی تھے کوئی نہیں پوچھنے آیا۔ جب احمدی ہو گئے تو غیر احمدی علماء ان کا دین ٹھیک کرنے کے لیے پہنچ گئے۔ کہتے ہیں: اب ہمیں جلسہ سالانہ یوکے لائیو دیکھنے کی توفیق ملی ہے۔ ہم نے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ منظم جلسہ کا نظارہ دیکھا ہے جہاں وبائی حالات کے باوجود بھی اتنی بڑی تعداد میں لوگ شامل ہوئے اور مختلف ممالک کے حکومتی نمائندگان نے اپنے ویڈیو پیغامات بھجوائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ دیکھنے کے بعد ہمارے تمام شکوک وشبہات دور ہو گئے کہ احمدیت ایک چھوٹے سے گروہ کا نام نہیں بلکہ ایک عالمگیر جماعت ہے۔ جس طرح خلیفہ وقت نے عورتوں اور دوسرے لوگوں کے حقوق کے بارے میں اسلامی تعلیمات بیان کی ہیں اس نے ہمیں حیران کر دیا ہے کہ عورتوں کے بھی حقوق ہیں ورنہ ہم تو اپنی عورتوں کو کچھ نہیں سمجھتے تھے۔ ان شاء اللہ جو کچھ ہم نے یہاں دیکھا اور سنا ہے ہم واپس جا کے دوسرے احباب کو بھی بتائیں گے تا کہ ان کا بھی ایمان مضبوط ہو اور عمل کی کوشش کریں گے۔

ملائیشیا سے ایک نومبائع رُسلی بن مَوپاسولی (Rusli Bin Mappasulle) صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ سالانہ یوکے کو دیکھ کر میں خدا تعالیٰ کا بہت شکر گزار ہوں کہ مجھے جماعت احمدیہ میں شامل ہونے اور امام الزمان کو پہچاننے کی توفیق حاصل ہوئی۔ میں یوکے میں تو نہیں تھا لیکن اس کے باوجود مجھے خلیفہ وقت کو دیکھنے اور ان کے خطاب سننے کا موقع مل رہا تھا۔ اگر میں جماعت احمدیہ میں شامل نہ ہوتا تو میں ان برکات سے محروم ہو جاتا۔ اب میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں خلافت کے ساتھ ہمیشہ وفادار اور فرماں بردار رہوں گا۔

برازیل کی ایک خاتون ہیں پریسیلا مارلم (Priscila Marleme) صاحبہ۔ چند ماہ پہلے انہوں نے بیعت کی تھی، کہتی ہیں کہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے پہلی بار جلسہ سالانہ دیکھنے کا موقع ملا اور باوجود زبان نہ سمجھنے کے بہت کچھ سیکھنے اور جاننے کا موقع ملا۔ میں خدا کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے مجھے احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔

گنی بساؤ کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں: گنی بساؤ جماعت کے ایک دور دراز علاقے کسینی کی چار نومبائع لجنات آٹھ کلو میٹر پیدل سفر کر کے اپنی قریبی جماعت مسرہ میں جلسہ سالانہ یوکے کی کارروائی سننے کے لیے گئیں اور جب انہوں نے میرا خطاب سنا تو کہتی ہیں اللہ کے فضل سے ہم نے احمدیت قبول کر لی تھی مگر آج ہمیں خلیفہ کا خطاب سن کر احساس ہوا کہ ہم کتنی بڑی نعمت سے دور رہے تھے۔ آج ہمارا ایمان احمدیت پر سو فیصد مکمل ہوا ہے اور آج ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم ہمیشہ خلیفہ وقت کا خطبہ سننے کے لیے آیا کریں گی۔ یہ کس طرح تبدیلیاں اللہ تعالیٰ پیدا فرما رہا ہے۔

گیانا سے بھی لوگ لائیو سٹریم کے ذریعہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ ایک نومبائع مظفر کیوسی (Kwesi) صاحب کہتے ہیں کہ میرا پہلا جلسہ سالانہ تھا اور میرے لیے تجربہ بہت شاندار تھا۔ خاص طور پر جب میں اپنے احمدی بھائیوں کے ساتھ مل کر جلسہ دیکھنے بیٹھا اور خلیفہ وقت کو دیکھا اور ان کی تقریر سنی تو یہ سب میرے لیے بہت ہی زبردست تجربہ تھا۔ میں نے پہلے کبھی کسی مسلمان خاتون کو اتنی اچھی تلاوت کرتے نہیں دیکھا۔ تلاوت کی بھی انہوں نے تعریف کی۔ پھر کہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے احباب مختلف قصبوں اور گاؤں سے جلسہ سننے کے لیے ایک جگہ جمع ہوئے یہ سب خلافت اور احمدیت کی برکات ہیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس جماعت کو عطا فرمائی ہیں۔ اس طرح دنیا کے مختلف ممالک کی جماعت کو جلسہ سالانہ میں ورچوئلی (virtually) بھی شامل دیکھنا بہت زبردست تھا۔ میں نے بہت سے ایسے ممالک دیکھے جن کے بارے میں مجھے علم نہیں تھا کہ وہاں احمدیہ جماعت پہنچ چکی ہے۔ اسی طرح یہ بھی دیکھا کہ کس طرح احباب جماعت مل کر جلسہ کے لیے کام کر رہے ہیں۔ یوکے میں ایک صاحب جو بنک میں کام کرتے ہیں وہ کام سے چھٹی لے کر جلسہ کے لیے رضا کارانہ طور پر کام کر رہے ہیں اور اپنی کار میں سو رہے ہیں۔ یہ ساری باتیں ثابت کرتی ہیں کہ جماعت کے لوگوں میں اخلاص ہے اور وہ قربانی کر رہے ہیں۔ حقوق کا مجھے تقریروں سے پتہ لگا۔ اس طرح انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہوا ہے۔

ماریشس سے ایک نومبائع صفوان نائیک صاحب کہتے ہیں کہ لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ سے جلسہ میں شمولیت کا پہلا تجربہ تھا۔ یقیناً اس طرح کی شمولیت مجھے خلافت کے زیادہ قریب کر رہی تھی۔ خلیفہ وقت کا ہر لفظ میرے دل پر لگتا تھا۔ جماعت میں شامل ہونے کے فیصلے سے میں بہت خوش ہوں۔ ایم ٹی اے کے پروگراموں سے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں بہت کچھ سیکھ رہا ہوں۔

آسٹریا سے اشرف ضیاء صاحب کہتے ہیں کہ ڈوناٹیلا (Donatella) صاحبہ نے اس سال کے شروع میں بیعت کی۔ وہ کہتی ہیں کہ جو بھی خلیفہ وقت نے کہا وہ جذبات کو گرما دینے والا تھا۔ ان کے خطابات کے دوران میرے آنسو گرتے رہے۔ اسلام واقعی زندگی بخش اور سچائی کا راستہ ہے۔ میری زندگی آہستہ آہستہ بالکل بدل رہی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی بہت شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے احمدیت قبول کرنے کی توفیق دی۔ یہ آسٹرین ہیں۔

جلسہ میں شمولیت کے بعد قبول احمدیت کے بھی بڑے واقعات ہیں۔ آئیوری کوسٹ سے ایک غیر احمدی دوست حسن صاحب نے بیان کیا کہ جلسہ کے تینوں دنوں کا پروگرام دیکھنے کا موقع ملا۔ انتہائی ایمان افروز تھا۔ کہنے لگے کہ جھوٹ کی عمر لمبی نہیں ہوتی اور وہ اپنی موت آپ مر جاتا ہے جبکہ سچائی ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ اسی اصول کے تحت جماعت احمدیہ کی روز بروز کی ترقی خود اس کی صداقت کا ثبوت ہے۔ کہتے ہیں جلسہ سالانہ کے اختتام کے بعد ہم چند دوست ایک ریسٹورنٹ میں گفتگو کر رہے تھے کہ ایک اجنبی شخص ہماری باتیں سن کر کہنے لگا اگر آج اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کرنے والی کوئی جماعت ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اتنا کہہ کر وہ اجنبی تو چلا گیا مگر ہماری باتوں کی تصدیق کر گیا کہ احمدیت نہ صرف قولی بلکہ عملی طور پر بھی حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہے۔ اس کے بعد حسن صاحب ہمارے معلم سے ملے اور کہا کہ میں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہونا چاہتا ہوں اور اب میں زیادہ دیر تک اپنے آپ کو اس سچائی سے محروم نہیں رکھ سکتا۔

کانگو برازاویل کے مبلغ انچارج کہتے ہیں ایک جماعت گمبوما (Gamboma) میں تینوں دن ٹی وی اور ریڈیو پر جلسہ کے تمام لائیو پروگرام دکھانے کی توفیق ملی۔ اس علاقے میں صرف ایک ہی ٹی وی سٹیشن ہے اور اس پر ہمارے جلسہ کے پروگرام چلتے رہے۔ ایک اندازے کے مطابق چار ہزار افراد نے جلسہ

دیکھا اور سنا ہوگا۔ گمبوما کے ارد گرد تیس دیہات کی جماعت نے بھی ریڈیو کے ذریعہ جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ ان علاقوں میں بجلی کی سہولت میسر نہیں اس لیے لوگ ریڈیو کے ذریعہ سنتے ہیں۔ پھر انہوں نے لکھا کہ جتنے میرے خطابات تھے ان کا لوکل زبان لِنگالا (Lingala) میں یہاں ترجمہ ہو رہا تھا وہ بھی سنا۔ کہتے ہیں الحمدللہ پروگرام بہت کامیاب رہا جس کا اظہار اپنوں اور غیروں، سب نے کیا۔ تینوں دن ہر طرف جلسہ سالانہ کا ماحول تھا۔ ویسے ہی کھانے کا انتظام کیا گیا تھا جیسے جلسے میں کیا جاتا ہے۔ دوران جلسہ اللہ کے فضل سے بارہ افراد کو بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔

گنی بساؤ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے اکثر نومبائعین احمدیت قبول کرنے کے بعد اب اپنے علاقے اور اپنے عزیز و اقارب میں کثرت سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ جلسہ سالانہ یوکے کے بابرکت موقع پر جب احباب کو جلسہ کے پروگرام دیکھنے کی تحریک کی گئی تو تمام نومبائعین نے اپنے غیر از جماعت عزیز و اقارب اور دوستوں کو جلسہ میں میرے تین چار خطابات سننے کے جو وقت تھے اس پہ خاص طور پر بلایا۔ کہتے ہیں لوگ تیس کلو میٹر اور اٹھارہ کلو میٹر کا فاصلہ سائیکلوں پر یا پیدل کر کے وہاں پہنچے۔ اکثر لوگ صرف پہلے دن کا خطاب سننے کے لیے آئے تھے مگر انہوں نے جب میرا پہلے دن کا خطاب سنا تو ان کا ارادہ بدل گیا اور انہوں نے تینوں دن قیام کرنے کا ارادہ کیا اور تیسرے دن اختتامی خطاب سننے کے بعد یہ لوگ کہنے لگے کہ آپ کے خلیفہ نے ہمارے دل جیت لیے ہیں اور جو اسلام انہوں نے پیش کیا ہے وہی حقیقی اسلام ہے۔ اس موقع پر 127 افراد، مرد اور عورتوں، نے احمدیت قبول کی۔ تو اس طرح اجتماعی طور پر بھی بیعتیں ہوئیں۔

کونگو سے معلم سلسلہ ابراہیم صاحب کہتے ہیں کہ ایک عیسائی دوست مُوک نگا چِیبی (Mouk Ngantsibi) صاحب کو جلسہ دیکھنے کے لیے مدعو کیا گیا۔ وہ اپنی بیوی کے ساتھ جلسہ میں شریک ہوئے۔ جلسہ دیکھنے کے بعد اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے تو لگتا ہے کہ اس طرح کی تعلیمات اور راہ نمائی ہمیں کہیں نہیں ملے گی۔ ہم نے اپنی زندگی کا ایک لمبا حصہ عیسائیت میں ضائع کرلیا ہے۔ یہاں پر ہم نے جو تین دنوں میں سیکھا ہے وہ عیسائیت میں رہ کر پوری زندگی بھی نہیں سیکھ سکتے۔ ہماری بھلائی اب اسی میں ہے کہ ہم ان کے ساتھ شامل ہو جائیں۔ اس طرح میاں بیوی اور بچوں نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔

گنی بساؤ کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ گنی بساؤ کے بافٹا ریجن سے تعلق رکھنے والے غیر احمدی دوست کمباجاؤ صاحب نے جلسہ سالانہ یوکے کے تین دنوں کی کارروائی سنی اور میرے خطابات سنے اور پھر کہنے لگے اسلام کو اس وقت ایک لیڈر کی ضرورت ہے اور وہ جماعت احمدیہ کے پاس ہے خلیفہ کی صورت میں اور اسی پر تمام عالم اسلام اکٹھا ہوسکتا ہے۔ اس طرح جلسہ ختم ہوتے ہی انہوں نے اسی وقت بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کر لی۔

کانگو برازاویل سے ایک عیسائی دوست انگوتانی صاحب کہتے ہیں: میں نے کبھی بھی کسی مذہب میں دلچسپی نہیں لی کیونکہ عیسائیت کو دیکھ کر یہی لگتا تھا کہ مذہبی لوگ مخلص نہیں ہوتے۔ میرا بھائی پہلے ہی جماعت میں داخل ہو چکا تھا اس نے مجھے اس جلسہ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ میں اس کے کہنے پر آ گیا اور جوں جوں مَیں جلسہ دیکھتا گیا میرے اندر تبدیلی پیدا ہونا شروع ہوگئی اور مذہب کے ساتھ لگاؤ پیدا ہونے لگا۔ خلیفہ کی تقاریر سن کر پہلی دفعہ میرے دل نے گواہی دی کہ مذہب ایک حقیقت ہے۔ سچے مذہب میں دلوں کو پھیرنے کی طاقت ہے۔ میں زندگی میں پہلی دفعہ اسلام احمدیت کو بطور مذہب قبول کر رہا ہوں۔

نائیجیریا کے ایک غیر احمدی دوست کو جلسہ سن کے بیعت کی توفیق ملی۔ کہتے ہیں: میں جلسہ کے پروگرام دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور جس حق کا مَیں متلاشی تھا وہ مل گیا۔ اب میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔

سینیگال سے ظفر اقبال صاحب کہتے ہیں کہ اَمبُور ریجن میں جلسہ کے تینوں ایام میں جو میرے خطابات تھے چار ریڈیو اور ایک ٹی وی پر لائیو نشر ہو رہے تھے۔ ایک ریڈیو میزبان نے ان خطابات کو سن کر احمدیت قبول کی۔ وہ میزبان نہایت پڑھے لکھے اور عوام میں بہت مقبول ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے جماعت کے متعلق بہت کچھ سنا تھا لیکن آج امام جماعت کی باتیں سن کر مجھے حقیقت پتہ چلی ہے۔ لہٰذا میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ اسی دن انہوں نے اپنی فیملی سمیت بیعت کر لی۔

کیمرون کے مروا شہر کے ایک لوکل امام ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جلسہ کی خاص بات جماعت کے امام کی تقاریر ہیں۔ جماعت کے خلیفہ ہر بات قرآن اور حدیث سے کرتے ہیں اور اس نے میرے دل پر بہت اثر کیا ہے۔ یقیناً یہ جماعت اور خلیفہ خدا کی طرف سے ہیں۔ میرا دل مطمئن ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دوستوں سمیت بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ انصاف کی نظر سے دیکھنے والے اللہ کے فضل سے علماء میں ایسے بھی ہیں جو حق دیکھتے ہیں اور قبول کرتے ہیں۔

مالی میں غیر از جماعت احباب نے جلسہ دیکھنے کے بعد جماعت میں شمولیت کی۔ جلسہ سے قبل جماعتی ریڈیو پر جلسہ کے بارے میں پروگرام کیے گئے اور جلسہ کے بارے میں روزانہ ریڈیو پر اعلان بھی نشر ہوتا رہا۔ کہتے ہیں ہم نے ہر ایک کو جلسہ دیکھنے کے لیے مشن آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ جلسہ کے ایام میں احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت افراد بھی جلسہ کی نشریات دیکھنے آئے۔ جلسہ کے آخری روز چار افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوئے۔ یہ افراد پڑھے لکھے ہیں اور انہوں نے بیان کیا کہ ہم کافی عرصہ سے کائی شہر میں ریڈیو سن رہے تھے اور ہمیں احمدیت میں دلچسپی تھی۔ جب ہم نے ریڈیو پر جلسہ کے بارے میں سنا تو ہمیں تجسس ہوا کہ ان کے جلسہ کو ضرور دیکھنا چاہیے۔ جلسہ دیکھنے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ اسلام کی فلاح اور ترقی صرف احمدیت کے ساتھ وابستہ ہے۔ جس اسلام کو احمدیت دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے وہی اصل اور حقیقی اسلام ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کو ایک خلیفہ کی ضرورت ہے جو ان کی راہ نمائی کر سکے اور موجودہ زمانے میں اسلام میں خلافت احمدیت کے ذریعہ جاری ہوئی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اب ہم پکے احمدی ہیں اور جو ماہانہ چندہ ایک احمدی کے لیے دینا ضروری ہے ہمیں بتائیں، ہم ہر ماہ دین کی خدمت کے لیے چندہ بھی دیں گے۔

امیر صاحب مالی لکھتے ہیں کائی ریجن کے مشن ہاؤس میں جلسہ کی نشریات دیکھنے کے لیے غیر از جماعت افراد آئے۔ جلسہ کے تیسرے روز جب بیعت کے ایمان افروز نظاروں پر مشتمل ایک ڈاکومنٹری پرانی بیعتوں کی دکھائی گئی تو غیر از جماعت نے جو پڑھے لکھے تھے انہوں نے سوال کیا کہ بیعت کی شرائط کیا ہیں؟ وقفہ کے دوران سب حاضرین کو معلم صاحب نے شرائط بیعت مقامی زبان میں ترجمہ کر کے سنائیں۔ اس غیر از جماعت نے کہا کہ یہ تو اسلام کا خلاصہ ہے اور اس میں معاشرتی زندگی گزارنے کے بارے میں احسن رنگ میں راہ نمائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس پر عمل کرنا تو ہر ایک کے لیے بہت اہم اور ضروری ہے۔ چنانچہ جلسہ کے بعد انہوں نے بیعت کر لی۔

گھانا سے لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ لوگ جلسہ میں شامل ہوئے۔ بُستانِ احمد اکرا کے سرسبز احاطہ میں جلسہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ کہتے ہیں ماحول بہت اچھا تھا۔ بڑا وجد آفرین تھا۔ دو مقامات پر دو بڑی بڑی ویڈیو سکرین پر احباب و خواتین براہ راست جلسہ کے نظارے دیکھ رہے تھے۔ تینوں ایام میں پچیس سو سے زائد احباب و لجنہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ احمدیہ سینٹرل مسجد کماسی میں بڑے پیمانے پر انتظام کیا گیا تھا۔ وہاں تینوں دن دو ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ اپر ویسٹ وا (Wa) شہر میں بارہ مساجد میں جلسہ سالانہ کی کارروائی سننے کا اجتماعی انتظام کیا گیا تھا۔ اور باقی سارے ریجن میں چودہ مقام پر تھا۔ اس طرح یہاں بھی دو ہزار سے زائد لوگوں نے اجتماعی طور پر سنا اور پھر اسی طرح باقی سارے ریجنز میں بھی انتظام کیا گیا تھا۔ اور دوسرے چینل کے ذریعہ سے بھی ایم ٹی اے دیکھتے رہے۔ ایم ٹی اے افریقہ اور ایم ٹی اے گھانا کے علاوہ جلسہ کی کارروائی گھانا کے تین دیگر ٹی وی چینلز پر بھی دیکھی جا سکتی تھی۔

یمن سے اکرم علی الکھلانی صاحب کہتے ہیں کہ آج خلیفہ وقت نے اس جلسہ اور خطابات سے ہمارے دلوں اور روح کو نئی زندگی عطا کر دی ہے۔ ہماری آنکھوں سے آنسو خشک ہو گئے تھے جو اب واپس لوٹ آئے ہیں اور دل سخت ہونے کے بعد نرم پڑ گئے ہیں۔ اگر خلیفہ وقت کا لجنہ والا خطاب سارا معاشرہ سنے اور اس پر باقاعدگی سے عمل کرے تو سارا معاشرہ سو فیصد سلجھ جائے۔ اسی طرح آخری خطاب نے جلسہ کے سارے انتظامات کو چار چاند لگا دیے۔ اس سارے نظام کی دنیا میں نظیر نہیں ملتی۔ تمام چہرے ہنستے مسکراتے نظر آئے۔ یہ اس خدا کا فضل ہے جس نے یہ جماعت بنائی۔

یمن سے عامر علی صاحب کہتے ہیں کہ جلسے کے تینوں دن ہمارے لیے عید تھے جن میں ہم نے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو نازل ہوتے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اس کے وعدوں کو پورا ہوتے دیکھا۔ جلسہ سے خلافت احمدیہ پر ہمارے ایمان میں دن بدن اضافہ ہوتا رہا کیونکہ ہم نے دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی تائید خلافت احمدیہ کے شامل حال ہے۔ خلافت کے علاوہ سوائے ظلمت کے کچھ بھی نہیں۔ ہر چند ہم جلسہ میں جسمانی طور پر شامل نہ تھے لیکن ہمارے دل آپ کے ساتھ تھے اور ہم جلسہ کی پاکیزہ روحانی فضا کو یوں محسوس کر رہے تھے گویا ہم وہاں موجود ہوں۔ کہتے ہیں آپ کو دیکھ کر اور آپ کی نصائح کو سن کر جذبات وہ تھے جو ناقابل بیان ہیں۔ بڑا گہرا دل پر اثر ہو رہا تھا۔ خطابات سے بہت استفادہ کیا کیونکہ مجھے اپنی بہت سی ذمہ داریوں کی طرف توجہ پیدا ہوئی نیز بہت سی غلطیوں کا مجھے پتہ لگا جن سے میں غافل تھا۔ اب کہتے ہیں کہ مختلف ملکوں میں احمدیوں کے اکٹھے ہو کر جلسہ میں شامل ہونے کے نظارے نے میرے دل میں بہت درد پیدا کیا اور میں نے دعا بھی کی کہ اللہ تعالیٰ جلد یمن میں بھی ہمیں ایسی جگہ عطا فرمائے جہاں ہم اکٹھے ہو کر

جلسہ میں شامل ہوسکیں۔

اردن سے حامد صاحب کہتے ہیں کہ ہر سال دنیا کے تمام ممالک سے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی صداقت کے گواہ بن کر جلسہ میں شرکت کرتے ہیں۔ اس سال کا جلسہ ایک خصوصیت کا حامل تھا کیونکہ اس سال انٹرنیٹ اور ایم ٹی اے کے ذریعہ سے تمام دنیا سے احمدیوں نے کثرت کے ساتھ اس میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے حالات میں جماعت کی نصرت فرماتا ہے کیونکہ یہ ایک سچی جماعت ہے۔ میں اس سال کے جلسہ میں خلیفہ وقت کی موجودگی کو ایک روحانی کشف یا دنیا میں جنت سے تشبیہ دیتا ہوں جس کے پھل ہم نے ان تین دنوں میں کھائے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے سچے اسلام کی تبلیغ کے لیے روحانی فضاؤں میں نصب کیا گیا ایک آسمانی خیمہ ہے۔

شام سے محمد بدر صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ میں احمدی مسلمان رنگ ونسل اور کلچر کے اختلاف کے باوجود خلیفہ وقت کی قیادت میں جماعت کے جھنڈے تلے متحد تھے۔ پھر کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ قول ان پہ صادق آتا ہے کہ اگر تُو زمین بھر کے خزانے بھی خرچ کرتا تو ان کے دلوں کو نہ جوڑ سکتا بلکہ یہ اللہ ہی ہے جس نے ان کے دلوں کو باہم باندھ دیا ہے۔ قرآن شریف کی یہ آیت ہے۔ تو ہم پر اللہ کا بڑا فضل ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ شاملین جلسہ کے چہروں سے محبت کے جذبات ٹپکتے تھے۔ کہتے ہیں کہ جلسہ میں طمانیت اور سلامتی کا بھی شدید احساس ہوا۔ ایسا لگتا تھا کہ ہم سب احمدی اپنے روحانی قائد کے جلو میں صحرا کے درمیان واقع ایک روحانی نخلستان میں ہیں جس میں سکینت ہی سکینت ہے اور سلامتی ہی سلامتی ہے۔ بشدت احساس ہوا کہ ابھی مجھ میں بہت سی کمزوریاں ہیں اور مجھے اپنے اندر نیک تبدیلیاں پیدا کرنے کے لیے بہت کوشش کرنا ہوگی۔ تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہوں گے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہوگا۔ عائلی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے خواتین سے محبت اور نرمی سے پیش آنا ہوگا۔

جرمنی سے عبدالرحمٰن صاحب لبنانی ہیں، یہ کہتے ہیں میں نے برلن کی مسجد میں احباب جماعت کے ساتھ تینوں دنوں کی جلسہ کی کارروائی سنی۔ جلسہ کی روحانی فضاؤں کو محسوس کیا۔ جلسہ سے ہم نے بہت استفادہ کیا۔ وہ روحانیت جس کی کمی محسوس کر رہے تھے واپس لوٹ آئی۔

فلسطین ویسٹ بنک سے عمر صاحب کہتے ہیں میری خواہش ہے کہ یہ جلسہ روز منعقد ہوتا ہم انبیاء اور اولیاء کی طرح بنیں۔ ایک منفرد احساس تھا۔ سب بھائیوں نے اکٹھے بیٹھ کر جلسہ سنا۔ ایک محبت اور اخوت کا ماحول تھا۔

رضوان شاہد صاحب آئیوری کوسٹ سے لکھتے ہیں کہ ''مَانْ'' شہر کی جماعت کے صدر آندرے صاحب نے بتایا کہ جلسہ میں سب سے متاثر کن نظارہ یہ تھا کہ دنیائے احمدیت خلافت کے جھنڈے تلے متحد ہے اور اطاعت خلافت میں مگن ہے۔ کسی جگہ دن ہے تو کسی جگہ آدھی رات ہے۔ سب خلیفہ وقت کا خطاب سننے کے لیے ہمہ تن گوش ہیں اور اپنے ایمانوں کی تازگی کے سامان کر رہے ہیں۔

قرغیزستان کے نیشنل پریذیڈنٹ الیاس کُوبَاتوف (Ilyas Kubatov) کہتے ہیں کہ جلسہ پر ایسی تقاریر پیش کی گئیں جن کو سن کر میں جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ میں نے جلسہ سالانہ یوٹیوب پر دیکھا تھا اور اس وقت میری خوشی کی انتہا نہ رہی جب میں نے یوٹیوب پر اپنے بہن بھائیوں کے کمنٹس دیکھے جو ایک دوسرے کو جلسہ کی مبارک کے تحائف پیش کر رہے تھے اور ایک دوسرے کو سلامتی کے پیغام دے رہے تھے۔ یہ سب میرے بہن بھائی مختلف قوموں سے تعلق رکھتے ہیں مثلاً رشین، یوکرینی، آرمینی، تاتاری، قزاقی اور قرغزی وغیرہ۔ یہ نظارہ بہت ہی روح پرور تھا۔

نائیجر کے احمدی دوست سلیمان صاحب کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت کا براہ راست خطبہ اپنی مادری زبان ہاؤسا میں سننا میرے لیے ایک اعزاز کی بات ہے۔ کہتے ہیں ایم ٹی اے 5 پر ہاؤسا زبان کے ایڈیشن نے ہمارے جلسہ کو چار چاند لگا دیے اور ہمارے لیے جلسہ اور عید ایک ساتھ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ وقت کو ہاؤسا زبان میں سننا ایک لگژری ہے جس کی لذت ایک ہاؤسا ہی سمجھ سکتا ہے۔ اس دفعہ پہلی دفعہ ہاؤسا زبان میں براہ راست ترجمہ کیا گیا تھا۔

انڈونیشیا کی ایک جماعت کے ایک دوست سوِیتونو (Suwitono) صاحب کہتے ہیں کہ جلسہ دیکھنے اور خلیفہ وقت کے خطابات سننے کے بعد ہمارے خاندان میں خلافت سے محبت کی ایک نئی روح پیدا ہوئی ہے۔ ہم نے انسانی بھائی چارے کا اعلیٰ نمونہ دیکھا جو کہ دنیا میں کسی جگہ نہیں ملتا۔ خلافت واقعی نسل اور رنگ سے بالا ہو کر انسان کے درمیان محبت اور امن کا مجسمہ ثابت ہو رہی ہے۔

آسٹریلیا سے عاطف زاہد صاحب کہتے ہیں کہ افتتاحی خطاب لائیو نشریات میں رات بارہ بج کر پچپن منٹ پر شروع ہوا۔ اس کے باوجود لوگوں نے اجتماعی طور پر وہاں پہنچ کے بڑی سنجیدگی سے جلسہ کی کارروائی سنی اور ایک صاحب اپنے چھوٹے بیٹے کو لے کے آئے تھے۔ رات کو ساڑھے دس بجے خطبہ ختم ہوا تھا۔ انہوں نے خطبہ کے بعد بیٹے سے کہا کہ تم گھر چلے جاؤ۔ اس نے کہا کہ نہیں میں تو یہیں بیٹھ کے خطاب سنوں گا اور وہ بھی رات کو بیٹھا رہا۔ کہتے ہیں کہ جلسہ کا اختتامی خطاب اتوار کی رات دیر سے شروع ہونا تھا اور اگلا دن ورکنگ ڈے تھا اس لیے پریشانی تھی کہ لوگ مسجد میں نہیں آئیں گے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت کثیر تعداد میں اختتامی خطاب کو بھی سننے کے لیے آئے اور بلکہ یہ تعداد ابتدائی سیشن میں شامل ہونے والوں سے زیادہ تھی۔

برازیل سے ابراہیم صاحب کہتے ہیں۔ ان کا تعلق گنی بساؤ سے ہے اور تعلیم کی غرض سے برازیل گئے ہوئے ہیں۔ ایک بات جو خاص طور پر میرے لیے توجہ کا باعث بنی جس کا میں خاص طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ نظام خلافت ہے جس کے تحت ایک ہی وقت میں مختلف ممالک کے لوگ کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اکٹھے جلسہ کی تقاریر اور کارروائی سن اور دیکھ رہے تھے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جماعت احمدیہ ہی اسلام کی حقیقی نمائندہ جماعت ہے اور اگر امام مہدی نہ آئے ہوتے تو ہم میں یہ اتفاق و اتحاد نہ ہوتا۔ میں اس بات کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس جلسہ کے ذریعہ علم میں بہت اضافہ ہوا اور اس جماعت کا ممبر ہونے پر خدا کا شکر گزار ہوں۔

قرغیزستان سے اَتَاخَانُوو وَادِلْیَارَا (Atakhanova Dilyara) صاحبہ ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ مقررین کی تقاریر کو اخلاص سے سننا اور دیکھنا کتنا دلچسپ ہے۔ خلیفہ وقت کے خطابات کو سنتے ہوئے بندہ ایسی دنیا میں ڈوب جاتا ہے جس میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہو رہی ہو۔ ہم سب ایک فیملی کی صورت میں خلیفہ وقت کے خطابات مل کر سن رہے ہیں۔ خاص طور پر خلیفہ وقت کا لجنہ کا خطاب تھا جس میں اسلام میں عورتوں کے حقوق بیان فرمائے۔ خطاب سن کر ہمیں مزید اللہ کے حضور جھکنا چاہیے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے ہم عورتوں کی حفاظت فرمائی ہے۔ کہتی ہیں خطابات جذبات سے لبریز کر دیتے ہیں۔

گوئٹے مالا سے بائرن صاحب کہتے ہیں کہ میرے لیے جلسہ کا دن ایک خاص دن ہے اور کسی معجزے سے کم نہیں کیونکہ جلسہ سے کچھ عرصہ قبل گوئٹے مالا جماعت کے متعدد احباب کورونا وائرس کی وجہ سے بیمار ہوئے اور کچھ کی حالت تشویشناک حد تک چلی گئی لیکن آج گوئٹے مالا کے سب احباب یہاں بیٹھ کر اکٹھے جلسہ سن رہے ہیں اور کوئی ممبر بھی بیمار نہیں ہے۔ جب میں عیسائی تھا تو معجزات کا عجیب ہی تصور تھا۔ جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر مجھے معجزات کی حقیقت سمجھ آئی کہ اصل معجزہ انسان کے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنا ہے۔ ایک سال قبل میں اکیلا مسجد میں آتا تھا۔ میری فیملی کا مسجد آنا اور اسلام قبول کرنا ناممکن لگتا تھا۔ آج میں اپنے ساتھ اپنی اہلیہ، بچوں، والدہ اور ایک بھائی برادر نسبتی اور اس کی فیملی کو بھی ساتھ لایا ہوں اور بیٹھا یہ جلسہ دیکھ رہا ہوں اور اس کو یقیناً ایک معجزہ سمجھتا ہوں۔ یہ صاحب بڑے مخلص سادہ سے احمدی ہیں اور معمولی آمد ہے لیکن تبلیغ کا ایک بڑا جذبہ ان میں پایا جاتا ہے۔ جہاں بھی جاتے ہیں تبلیغ کرتے ہیں اور مختلف احباب کو اپنے خرچ پر مسجد کا وزٹ کرواتے ہیں۔

گوئٹے مالا سے ہی رامیرو مارتینیز (Ramiro Martinez) کہتے ہیں میرے لیے آج کا دن بہت خاص تھا۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ یوکے کا جلسہ اور دوسری جگہ کے ویڈیو مناظر دیکھ کے یقین ہو گیا کہ یہ عالمگیر نظام یقیناً خدائی نظام ہے۔ خلیفہ وقت یقیناً خدا کی طرف سے مقرر ہیں جو ہمیں بتاتے ہیں کہ مسلمانوں کو کس طرح کی شکل معاشرے میں پیش کرنی چاہیے۔ میں بہت خوش ہوں۔ آئندہ سے خلیفہ وقت کے خطاب ہمیشہ سنوں گا۔ یہ صاحب پینتیس سال تک بائبل پڑھاتے رہے۔ مختلف عیسائی فرقوں کے ممبر رہے مگر ہمیشہ اختلاف کی وجہ سے ایک سے دوسرا فرقہ تبدیل کرتے رہے۔ خود تحقیق کر کے اسلام احمدیت قبول کی ہے۔ مسجد سے بیس کلومیٹر دور اِن کی رہائش ہے۔ جب سے انہوں نے احمدیت قبول کی ہے اس عرصہ میں صرف ایک جمعہ گاڑی خراب ہونے کی وجہ سے نہیں پہنچے باقی باقاعدہ جمعہ پہ آتے ہیں۔ اور اپنے گھر میں پانچ وقتہ نمازوں کا اہتمام کیا ہوا ہے۔

گوئٹے مالا سے اوالین گونزالیز (Evalin Gonzalez) کہتی ہیں کہ جلسہ یوکے میں براہ راست شامل ہو کر معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ کا ایک نظام ہے۔ سب ایک لڑی میں پروئے ہوئے نظر آئے اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس نظام کا حصہ بننے کا موقع دیا۔ مجھے افسوس ہے کہ خلیفہ وقت کی باتوں کو سننے سے ایک بڑا حصہ دنیا کا محروم ہے۔ اسی وجہ سے دنیا میں مسائل ہیں۔ جنگ کی کیفیت ہے۔ مجھے احمدیت میں داخل ہو کر یہ بات سمجھ آئی کہ دعا سے سب کچھ ہو سکتا ہے اور ہمارے بہت سے مسائل دعا سے حل ہو گئے۔ میرا اجڑتا ہوا گھر خلیفہ وقت کی دعا سے بچا۔ میرے پاس اس وقت الفاظ نہیں کہ خلیفہ وقت کا شکر یہ ادا کرسکوں۔ کہتی ہیں پہلی مرتبہ شامل ہونے کی وجہ سے میں کہہ سکتی ہوں کہ میرے لیے کامیابیوں اور فتح کا سال

ہے۔ ہم مکمل تو نہیں ہیں مگر ہمارا روحانیت کا ایک نیا سفر شروع ہو گیا ہے۔ میں آئندہ بھی ہر سال جلسہ میں شامل ہوا کروں گی۔

نائیجر کے احمدی دوست ایسیا بابا کہتے ہیں: میں نے خطبہ میں مہمان نوازی کے بارے میں سنا کہ امام مہدی علیہ السلام کس طرح اپنے آرام پر مہمانوں کے آرام کو فوقیت دیتے تھے اور خلیفہ وقت نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مثال پیش کی کہ مہمانوں کے آرام کے لیے اپنی چارپائی بھی دے دی۔ ساری رات مشکل میں گزاری اور پھر اس کی مثال میں نے جلسہ میں دیکھی کہ کس طرح بھائی چارے کی فضا قائم تھی۔ کیچڑ میں پھنسی ہوئی گاڑیوں کو خدام اپنے آپ کی پروا کیے بغیر باہر نکال رہے تھے۔ شاید یہی بھائی چارہ ہے جس کی کمی کی وجہ سے آج مسلمان دنیا میں ذلیل وخوار ہیں اور حل ہمیں خلیفۃ المسیح نے بتا دیا۔

صمد غوری صاحب البانیا سے لکھتے ہیں: ایک دوست ڈاکٹر بیار (Bujar) صاحب نے بتایا کہ میں نے خلیفہ وقت کے خطابات کے علاوہ جلسہ سالانہ یوکے کے دیگر پروگرام بھی دیکھے ہیں۔ آجکل کے اس دور میں جلسہ سالانہ لوگوں کی ہدایت کے لیے ایک اہم ضرورت ہے۔ کہتے ہیں خلیفہ وقت کے خطابات نہایت سادہ الفاظ میں لیکن موجودہ وقت کے بارے میں ایک عظیم پیغام لیے ہوئے تھے۔ ایسے وقت میں جبکہ تمام اخلاقی قوانین کو پامال کیا جا چکا ہے اور دنیا کو کہتے ہیں کہ یہ لوگ انسانیت کو حقوق دلائیں گے اور دنیا کو بچائیں گے جبکہ یہ لوگ بھول جاتے ہیں کہ یہ اصول تو دراصل پندرہ سو سال قبل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمائے تھے جن کی علمبردار آج جماعت احمدیہ ہے۔ اس دفعہ جلسہ سالانہ میں جو نظارے دیکھے ان میں جماعت احمدیہ اور ہیومینٹی فرسٹ کے افریقہ کے غریب علاقوں میں خدمات کے نظارے نے مجھے بہت متاثر کیا۔ ان بچوں کی دمکتی ہوئی آنکھیں حقیقت پر سے اس رنگ میں پردہ اٹھانے والی تھیں کہ ان کے آگے دنیا کے بڑے بڑے لیڈروں کی لفاظیاں اور پروپیگنڈے ہیچ ہیں، وہ آنکھیں زندگی کی طلبگار ہیں اور پانی زندگی ہے جس کو وہ پہلی بار کتنے مزے سے چکھ رہے تھے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر جو خیرسگالی کے پیغامات موصول ہوئے۔ وہ یوکے، کے علاوہ نو ممالک سے اہم شخصیات کے خیرسگالی کے 109 پیغامات موصول ہوئے۔ ان میں ویڈیو پیغامات، آڈیو پیغامات، تحریری پیغامات شامل ہیں۔ یوکے کے علاوہ جن ممالک سے پیغامات آئے ان میں یوایس اے، سیرالیون، گیمبیا، سینیگال، کینیا، سپین، ہالینڈ، جرمنی شامل ہیں۔ پرائم منسٹر یوکے، پرائم منسٹر کینیڈا، پھر یوکے کے لیبر پارٹی کے لیڈر Lib Dems کے یوکے کے لیڈر اس طرح اور بہت سارے politicians ہیں۔ پھر آٹھ منسٹرز، گیارہ شیڈو منسٹرز، چار سابق سیکرٹری آف سٹیٹ، لندن پولیس کمشنر، چھ نیشنل مذہبی لیڈرز اور تیرہ میئرز کے پیغامات ملے۔ اس کے علاوہ بھی مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والی مختلف شخصیات کے پیغام ملے۔

ایم ٹی اے افریقہ کی رپورٹ یہ ہے کہ گذشتہ سالوں کی طرح اس سال ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ بھی افریقہ بھر میں جلسہ سالانہ یوکے کی نشریات دیکھی اور سنی گئیں جس کو ہم نے لوگوں کے تاثرات سے بھی دیکھ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے افریقہ کے علاوہ جلسہ سالانہ کی نشریات بعض دیگر مقامی ٹی وی چینلز پر بھی نشر کی گئیں۔ اس سال گیمبیا، سیرالیون، لائبیریا، گھانا، یوگنڈا، مالی، روانڈا، برونڈی، سینیگال، برکینا فاسو میں چودہ مختلف ٹی وی سٹیشنز پر میرے جو خطابات تھے براہ راست نشر کیے گئے۔ ایک اندازے کے مطابق پچپن ملین سے زائد لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ کورونا کی وجہ سے افریقہ کے جو بیرونی مہمان شرکت نہیں کر سکے تھے ان کے مطالبات آرہے تھے کہ ہمیں بھی شامل ہونے کا موقع دیا جائے۔

ہاؤسا زبان میں پہلی دفعہ ترجمہ ہوا۔ یہ زبان افریقہ میں پچاس ملین سے زائد لوگ بولتے ہیں۔ افریقہ کے سولہ مختلف ٹی وی چینلز نے جلسہ سالانہ یوکے کے حوالہ سے خبریں نشر کیں۔ ان چینلز کو دیکھنے والوں کی تعداد ساٹھ ملین سے زائد ہے۔ یوگنڈا سے مشنری ذکی صاحب لکھتے ہیں کہ جلسہ سے پہلے مخالفین نے مختلف سوشل میڈیا پر جماعت کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا تھا انہوں نے کہا کہ ان کا اپنا قرآن ہے وغیرہ وغیرہ اس لیے جلسہ نہ سنیں۔ جب انہوں نے بھی اشتہار دیا کہ جلسہ سنیں تو انہوں نے پروپیگنڈا شروع کر دیا کہ جلسہ نہ سنیں کیونکہ ان کا قرآن بھی اور ہے۔ اس پروپیگنڈا کے نتیجہ میں یوگنڈا میں ایک بڑی تعداد میں لوگوں کی توجہ جلسہ سالانہ کی طرف پیدا ہوئی۔ الٹا اثر ہو گیا اور بہت سے غیر احمدی احباب نے اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت کے خلاف اس پراپیگنڈا کی وجہ سے ہمیں جلسہ کے حوالے سے تجسس ہوا اور جلسہ دیکھنے کے بعد ہمارے دل بدل گئے ہیں اور ہمیں پتہ لگ گیا ہے کہ احمدیوں کا وہی قرآن ہے بلکہ وہ دوسروں کی نسبت قرآن کریم سے زیادہ عشق کرتے ہیں۔

یوگنڈا کے ایک کیتھولک دوست نے لکھا کہ میں نے یوگنڈا کے نیشنل ٹی وی پر جلسہ کا اشتہار دیکھا کہ یوکے میں کوئی اسلامی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ دیکھوں کیسی کانفرنس ہے۔ چنانچہ ہفتہ کے روز میں نے ٹی وی لگایا تو سفید پگڑی والے ایک شخص کو دیکھا جو خطاب کر رہے تھے۔ میں نے خطاب سننا شروع کیا تو ٹی وی کے سامنے سے اٹھ نہیں پایا اور شروع سے لے کر آخر تک مکمل خطاب سنا۔ کہنے لگے کہ عورتوں کے متعلق اسلامی تعلیمات کہیں نہیں ملتیں اور میں نے کسی شخص کو عورتوں کے حقوق کے بارے میں اس طرح آواز اٹھاتے کبھی نہیں دیکھا۔ انہوں نے اسی وقت سکرین پر دیے گئے نمبر پر رابطہ کیا اور کہا کہ جو عورتوں کا خطاب تھا مجھے اس خطاب کا سکرپٹ (script) چاہیے۔ چنانچہ انہیں وہ ان شاء اللہ بھجوا دیا جائے گا۔

غیر از جماعت دوست عبداللہ کوئی (Quye) صاحب لائبیریا سے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میرا مقصد جلسہ کے پروگرام دیکھنے کا یہ تھا کہ مجھے احمدی مسلمانوں اور دیگر مسلمانوں میں فرق پتہ چلے اور میرے پر واضح ہو کہ جماعت احمدیہ کے بارے میں جو غیر احمدی علماء بتاتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے۔ جلسہ کے دیکھنے کے بعد مجھے پورا یقین ہو گیا کہ جماعت کے خلاف سب منفی پروپیگنڈا ہے سب جھوٹ ہے۔ حقیقت میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کا پیغام دنیا میں پہنچ رہا ہے اور میں اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں کہ باقی لوگوں کو بھی اس حقیقت سے آگاہ کروں کہ صرف جماعت احمدیہ حقیقی طور پر دین اسلام کی اشاعت کر رہی ہے۔

لائبیریا سے غیر احمدی دوست ہیں۔ وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ مذہبی رواداری کی بنا پر جلسہ کی کارروائی دیکھنے کے لیے شامل ہوا تھا۔ جب میں نے سٹیج کے پردہ پر لکھی قرآنی آیت پڑھی تو یہ بات میرے لیے بے حد حیران کن تھی کہ احمدیوں کے بارے میں غیر احمدی علماء یہ مشہور کرتے ہیں کہ احمدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں تسلیم کرتے اور ان کی عزت نہیں کرتے لیکن اس سب کے برعکس احمدی تو پوری دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا پرچار کر رہے ہیں اور جس طرح جماعت احمدیہ کے خلیفہ نے قرآن کریم کی تعلیم اور بار بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اپنے خطاب میں کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

یہ دوسری چیزیں بعد میں بیچ میں آ گئی تھیں۔ بہرحال اب آگے پھر پریس اینڈ میڈیا کا ذکر ہے۔ پریس اینڈ میڈیا کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوریج ہوئی۔ اور بی بی سی نے اپنے ریجنل ٹی وی میں دیا، بی بی سی ساؤتھ نے دیا، ایک ڈاکومنٹری بھی چلائی اور یہ رپورٹ بی بی سی ورلڈ نے بھی نشر کی جو دوسو ممالک میں دیکھا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بی بی سی نیشنل نیوز چینل پر بھی یہ خبر نشر ہوئی اور repeat بھی ہوتی رہی۔ کہتے ہیں کہ معین طور پر کتنے افراد تک پیغام پہنچا یہ بتانا تو مشکل ہے لیکن ایک اندازے کے مطابق کوریج باون ملین افراد تک تھی۔ چالیس ویب سائٹس نے جلسہ کی خبر نشر کی۔ ان کی اپنی ریڈرشپ تئیس ملین افراد ہے۔ بیس اخبارات وغیرہ میں جلسہ کے بارے میں آرٹیکل شائع ہوئے، اس کی ریڈرشپ سات لاکھ پینتیس ہزار ہے۔ جلسہ کے حوالہ سے سولہ ریڈیو پروگرام نشر ہوئے، سولہ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ اسی طرح بارہ ٹیلی ویژن چینلز نے جلسہ کی خبر نشر کی جن کی کوریج بائیس لاکھ افراد تک ہے۔ ان تمام ذرائع کے علاوہ سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی اندازاً تریسٹھ لاکھ افراد تک پیغام پہنچا۔

ڈھاکہ سے امیر صاحب بنگلہ دیش کہتے ہیں ڈھاکہ کی مرکزی مسجد نارائن گنج، برہمن باڑیہ، چٹاگانگ میں لائیو سٹریمنگ کے ذریعہ شمولیت ہوئی۔ کہتے ہیں کہ رپورٹ کے مطابق آٹھ سو سے زائد غیر از جماعت مہمانوں نے جلسہ کی کارروائی سنی اور استفادہ کیا۔ پھر کہتے ہیں بنگلہ دیش کے دس آن لائن پورٹلز اور اخباروں میں جلسہ کی خبریں مع تصاویر شائع ہوئیں۔ ان میں سے تین بہت مشہور اور معروف ہیں۔ بہت ہی محتاط اندازے کے مطابق آن لائن پورٹلز اور اخباروں کے ذریعہ سے کم از کم چوّن لاکھ احباب نے یہ خبریں پڑھی ہیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ جو کوریج ہے وہ یہ ہے کہ یوٹیوب پر پندرہ ملین سے زائد لوگوں نے وزٹ کیا۔ تقریباً پانچ لاکھ گھنٹے یوٹیوب کے ذریعہ ایم ٹی اے دیکھا گیا۔ انسٹاگرام پر پینتیس ہزار لوگوں نے ایم ٹی اے کا پیج دیکھا اور ایک اعشاریہ نو سات (1.97) ملین لوگوں تک اس کی رسائی ہوئی۔ ٹوئٹر پر ایک لاکھ سے زائد لوگوں نے ایم ٹی اے کا پیج دیکھا۔ پینتیس ہزار سے زائد لوگوں نے اس کو پسند کیا اور آگے دوسروں کو پہنچایا۔ فیس بک کے ذریعہ بھی ساڑھے پانچ لاکھ سے زائد احباب تک پیغام پہنچا۔ اسی طرح ایم ٹی اے کی اپنی ویب سائٹ کو ایک لاکھ مرتبہ دیکھا گیا۔ ایم ٹی اے آن ڈیمانڈ کے ذریعہ بھی دو لاکھ سے زائد احباب نے جلسہ کو دیکھا۔

تو یہ مختصر سی بعض باتیں تھیں اس پر بھی کافی وقت لگ گیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے دُور رس نتائج بھی پیدا فرمائے اور سعید روحوں کو احمدیت اور حقیقی اسلام کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ پیدا ہو اور نام نہاد علماء کے شر سے جماعت کو اور تمام سعید روحوں کو محفوظ رکھے۔

(الفضل انٹرنیشنل 03 ستمبر 2021ء)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION — Download on the App Store — Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

آج کی دعا

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۷﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ ۡ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ ۡ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۸﴾

(آلِ عمران: 27 تا 28)

ترجمہ: تو کہہ دے اے میرے اللہ! سلطنت کے مالک! تُو جسے چاہے فرمانروائی عطا کرتا ہے اور جس سے چاہے فرمانروائی چھین لیتا ہے۔ اور تُو جسے چاہے عزت بخشتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے۔ خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ یقیناً تُو ہر چیز پر جسے تُو چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ تُو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اور تُو مُردہ سے زندہ نکالتا ہے اور زندہ سے مُردہ نکالتا ہے۔ اور تُو جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق عطا کرتا ہے۔

یہ قرآن مجید کی حصول ترقیات اور پریشانیوں سے نجات کی جامع دعا ہے سید ومولیٰ، مقدس الانبیاء پیارے رسول حضرت محمد ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو قرض سے نجات کے لئے مندرجہ بالا آیات پڑھنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا جو مصیبت زدہ مسلمان ان آیات کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا قرض اور مصیبت دور فرمائے گا۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

قرارداد تعزیت

بر شہادت

مکرم سید طالع احمد شہید واقف زندگی

ہم ممبران بورڈ روزنامہ الفضل آن لائن لندن، دنیا بھر میں بسنے والے قارئین الفضل آن لائن کی طرف سے مکرم سید طالع احمد واقف زندگی کی شہادت پر پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ و بیگم صاحبہ مدظلہا العالی، مکرم سید ہاشم اکبر صاحب و بیگم صاحبہ، مکرمہ سطوت طالع صاحبہ مع بچگان، مکرمہ امتہ الناصر نصرت قادر صاحبہ، مکرم عابد خان صاحب، دیگر تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دنیا بھر کے احمدی احباب و خواتین سے گہرے غم اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرتا جائے۔ لواحقین کا حامی و ناصر ہو اور ان تمام کو صبر و حوصلہ دے۔ آمین۔

مکرم سید طالع احمد ابن مکرم سید ہاشم اکبر گھانا کے دورہ پر تھے اور اپنی ڈیوٹی پر تھے کہ شہادت کا رتبہ پا کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم سید طالع احمد شہید کی سیرت کے بہت ہی خوبصورت اور حسین پہلو اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 3 ستمبر 2021ء میں بیان فرمائے۔ جن سے نہ صرف مکرم سید ہاشم اکبر و مکرمہ سطوت طالع صاحبہ کے سر فخر سے بلند ہوئے بلکہ جماعت کے ہر فرد کو ایسے ہونہار جوان کی سیرت کو اپنی زندگی کے سفر میں مشعل راہ بنانے اور دوران خدمت، اللہ کی راہ میں پیش کرنے پر فخر ہے اور اپنے پیارے امام کے حضور ہر فرد جماعت یہ عہد کر رہا ہے کہ اے خلیفۃ المسیح! ہم ''طالع'' کی خوبیوں کو اپناتے ہوئے اسلام احمدیت کا عَلم بلند رکھیں گے۔ ان شاء اللہ۔

پیارے حضور نے مرحوم کے لئے ہمارے بہت ہی پیارے، پیارا وجود وقف کی روح کو سمجھنے والا اور اس عہد کو حقیقی رنگ میں نبھانے والا، ایسا تھا جسے بعض دین کا گہرا علم رکھنے والے بھی نہیں سمجھتے، شہید ہو کر بتا گیا کہ میں خلافت کا حقیقی مددگار بنا ہوں، اے پیارے طالع! میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً تم نے اپنے وقف اور عہد کے اعلیٰ ترین معیاروں کو حاصل کر لیا۔ اور بالخصوص ان مبارک الفاظ سے تو سید ہاشم کے خاندان کے سروں کو بلند کر گئے کہ ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جسمانی اور روحانی آل ہونے کا حق بھی اس نے ادا کر دیا اور اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایسا دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں سے تھا تو محرم کے مہینہ میں اس کو قربانی کے لئے چنا ایک ہیرا واقف زندگی کا تھا''۔

اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا، تمام افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب کو طالع شہید کے اعلیٰ کردار کو اپنانے کی توفیق دے۔ آمین۔

ہم ہیں دعا گو ممبران بورڈ الفضل آن لائن لندن

ابو سعید

ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائن

4 ستمبر 2021ء

چھوٹی مگر سبق آموز بات

حیا ایمان کا حصّہ ہے اور عورت کا زیور ہے جس طرح زیور پہنے بغیر کوئی عورت کسی شادی بیاہ کی تقریب میں جانے کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ اسی طرح ایک احمدی عورت حیا کے زیور کے بغیر گھر سے نکلنے کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتی۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

قرآن کریم کے حکموں میں سے ایک حکم عورت کی حیا اور اس کا پردہ کرنا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری زینت نامحرموں پر ظاہر نہ ہو۔ یعنی ایسے لوگ جو تمہارے قریبی رشتے دار نہیں ہیں ان کے سامنے بے حجاب نہ ہو جاؤ۔

(خطاب از مستورات جلسہ سالانہ ماریشس 3/دسمبر 2005ء،

بشریٰ نذیر آفتاب۔ سسکاٹون، کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

06 ستمبر 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	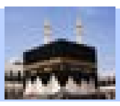	04:48	18:32
مدینہ منورہ	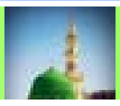	04:45	18:35
قادیان	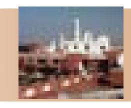	04:44	18:46
ربوہ		04:23	18:26
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:55	19:37